احمدی نوجوانوں کیلئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکتوبر 2002ء

مدیر

اسفندیار منیب

مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی
صنعتی نمائش کی اختتامی تقریب سے خطاب فرماتے ہوئے۔

مکرم ومحترم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب صدر عمومی ربوہ
صنعتی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے۔

اختتامی تقریب کے شرکاء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صدر صاحب مجلس کا پیغام خدام الاحمدیہ کے نام

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:۔

''صلوٰۃ وسطیٰ وہ نماز ہے جو انسان کے کاموں کے بیچ میں آئے جہاں اُس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے۔ اور یہ نماز آج کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز ہے۔ سب سے زیادہ عدم توجہی صبح کی نماز پر ہے اور خاص طور پر ان معاشروں میں جن میں راتوں کو دیر تک جاگنے کا رواج ہے صبح کی نماز کو سب سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ انسان کو سب سے بڑا نقصان صبح کی نماز پہ توجہ نہ دینے کے نتیجہ میں پہنچتا ہے...... اکثر میں نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ راتیں دیر تک جاگ کر گزارتے ہیں اور مجلسیں گپوں سے سجتی ہیں ہر قسم کی باتیں جن کا زندگی کی حقیقتوں سے کوئی تعلق نہ بھی ہو محض کپڑوں کی باتیں ہی ہوں۔ ان باتوں میں بے حد وقت خرچ کیا جاتا ہے اور جب صبح تھک ہار کر انسانی توجہ میں کوئی جان نہ رہے اور گہری توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی اہلیت ہی نہ رہے۔ اس وقت وہ تھکے ہارے سو جاتے ہیں اور صبح دس گیارہ بجے آنکھ کھلی جب کہ نماز ہاتھ سے نکل گئی۔...... مجلسیں لگانے والوں کے ہاں عموماً چائے بھی چلتی ہے۔ وقتاً فوقتاً کھانے کی دوسری چیزیں بھی پیش ہوتی ہیں اور پھر ان کو مجلس کا مزا آتا ہے اور مجلس خوب رچتی ہے لیکن یہ مجلس اللہ کی مجلس نہیں۔ ایسی مجلس کے خلاف آنحضرت ﷺ نے مختلف رنگ میں مختلف وقتوں میں بڑی سختی سے اظہار فرمایا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو از سر نو صحیح راستے پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تلخ مثالیں بھی آپ کے سامنے رکھی جائیں۔ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا میرے اس اقرار اور اعتراف پر ہمیں کیا سمجھتی ہے میری جواب دہی تو صرف اللہ کے سامنے ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم اپنی ان کمزوریوں پر نظر نہ رکھیں؟ جن پر نظر رکھنا از بس ضروری ہے۔ جن پر نظر رکھنے کے لئے قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی ہے۔ جن پر نظر رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ اور آپ کی غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی ہو۔ ان کو نظر انداز کرنا حقیقت میں حقیقت [illegible] کو نظر انداز کرنا ہے..... صبح کی نماز کو چھوڑنا اس مرکزی نیکی کو چھوڑنا ہے جس پر باقی نیکیاں قائم ہیں۔ اگر یہ ہاتھ سے جاتی رہے تو گویا سب نمازیں ہاتھ سے جاتی رہیں''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

والسلام

خاکسار

سید محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکتوبر 2002ء اخاء 1381ھش

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	سوموار	اتوار	ہفتہ
4	3	2	1			
11	10	9	8	7	6	5
18	17	16	15	14	13	12
25	24	23	22	21	20	19
	31	30	29	28	27	26

صرف احمدی نوجوانوں کے لئے

جلد نمبر 49 شمارہ نمبر 10

اکتوبر 2002ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت 10 روپے ۔۔۔ سالانہ 100

نائبین
محمود احمد انیس - فرید احمد ناصر
معاونین
احمد طاہر مرزا - میر انجم پرویز

کمپوزنگ: اقبال احمد زبیر
ٹائٹل ڈیزائننگ: شیخ خالد محمود پانی پتی
پیج لے آؤٹ: شیخ نصیر احمد
پبلشر: قمر احمد محمود
مینیجر: سلطان احمد خالد
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)
مقام اشاعت: ایوان محمود دارالصدر جنوبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اداریہ

حفاظت الٰہی کا مستقل وعدہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کو الہام ہوا انی احافظ کل من فی الدار کہ جو شخص بھی تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا میں اُس کی حفاظت کروں گا۔ یہ الہام ہر دفعہ اتنی شان سے پورا ہوتا رہا ہے کہ اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ یہ الہام طاعون کے پس منظر میں ہوا جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

”خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لیے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے“۔ (کشتی نوح)

طاعون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار اور مخالفین کے استہزاء کی وجہ سے بطور سزا نازل ہوئی اور لاکھوں افراد کو ہلاک کر گئی۔ اس عظیم الشان نشان نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ایک بیّن فرق کر کے دکھلا دیا۔ اس نشان کو دیکھ کر لوگ کثرت سے احمدی ہوئے۔ حفاظت الٰہی کا یہ وعدہ کوئی وقتی وعدہ نہیں ہے بلکہ یہ دائمی وعدہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو مسیح موعود علیہ السلام کی سچی پیروی میں محو اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والا ہوگا۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں کتاب کشتی نوح لکھی گئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حفاظت الٰہی کے اس وعدہ کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اپنے گھر کی چاردیواری کے اندر آنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ تا کہ وہ ہر آفت سے محفوظ رہ سکے۔ اب جب کہ اس کتاب کو ۱۰۰ سال پورے ہو رہے ہیں۔ ہم اپنے قارئین کو اس بات کی پرزور تحریک کرتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ونصائح پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں۔ جس کے لئے کشتی نوح کا مطالعہ بہت مفید ہوگا کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تعلیم بیان فرمائی ہے جس پر عمل کرنے والا شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی چاردیوار کے اندر آ جاتا ہے۔ اور ہر مصیبت ومشکل سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حافظ مبشر احمد جاوید۔ بیوت الحمد ربوہ)

مرد کا سب سے زیادہ تعلق رشتہ داروں میں سے بیوی سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی قربت میں ہی زندگی کا بیشتر حصہ گزرتا ہے اور بہت سی ضروریاتِ زندگی میں اس کے ساتھ مشارکت اختیار کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے شوہر کے نیک و بد ہونے کا صحیح علم بیوی کو ہی ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جو گواہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے دی ہے وہ آپ کے حسن اخلاق پر ہر پہلو سے روشنی ڈالتی ہے۔

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب کیف کان بدء الوحی میں درج ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب پہلی مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتہ نازل ہوا تو آپ بہت گھبرائے اور غارِ حرا سے جلدی واپس لوٹے۔ اس وقت آپ کا دِل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ اور آپ نے فرمایا کہ مجھ پر کپڑا اوڑھا دو! مجھ پر کپڑا اوڑھا دو! جب خوف کم ہوا تو آپ نے وہ واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ اس وقت جو کلمات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمائے وہ آپ کے اخلاق کا پورا خاکہ ہیں کہ:-

"خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اور نحیف و کمزور آدمیوں کا بار اُٹھاتے ہیں اور تمام اعلیٰ اخلاق جو معدوم ہو چکے تھے ان پر عمل کرنے والے ہیں اور مہمان نوازی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور مصیبت زدوں کی مدد فرماتے ہیں"۔ (بخاری جلد ا باب کیف کان بدء الوحی)

بیویوں سے حسن معاشرت کے بارہ میں آپ نے تمام متبعین کو ایک اصولی ہدایت فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل سے عمدہ سلوک روا رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل کے حق میں بہتر ہوں"۔ (ترمذی باب ماجآء فی فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر کم خیر کم لأھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"عورت پسلی کی مانند ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور معاملہ زیادہ پیچیدہ ہو جائے گا اور اگر تو فائدہ اُٹھانا چاہے تو باوجود اس میں کجی کے تو اس سے استفادہ کر سکتا ہے"۔ (ترمذی باب ماجآء فی مداراۃ النساء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ بالکل قرآن کریم اور احادیث کے مطابق تھا۔ آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہمیشہ لطف اور نرمی کا برتاؤ فرماتے اور ان کے جذبات کا

احترام فرماتے اور جس طرح شیشہ کے معاملہ میں احتیاط برتی جاتی ہے کہ وہ ٹوٹ نہ جائے۔ اسی طرح ہر ممکن کوشش فرماتے کہ ان کے دل مجروح نہ ہوں۔

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ عسفان سے واپس آ رہے تھے۔ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کے پیچھے حضرت صفیہؓ بھی سوار تھیں۔ پس اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور آپ دونوں نیچے گر پڑے۔ اس پر حضرت ابوطلحہؓ دوڑ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کی کہ میں قربان جاؤں آپ کو چوٹ وغیرہ تو نہیں آئی۔ آپ نے اپنی ذات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تجھے عورت کی خبر پہلے لینی چاہیے چنانچہ وہ گئے اور حضرت صفیہ پر پردہ کیا اور ان کے لئے سواری درست کی۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر)

ملاحظہ ہو کہ آپ کا کتنا قیمتی وجود ہے لیکن آپ اپنی پرواہ نہیں کرتے بلکہ اپنی بیوی کی پرواہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''رسول کریم ﷺ ساری باتوں کا کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔...... بعض وقت آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑے بھی ہیں۔ ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے تا کہ حضرت عائشہؓ آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔ اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اُن کا تماشا دکھایا...... غرض جب انسان آنحضرت ﷺ کی زندگی کو غور سے مطالعہ کرتا ہے تو اُسے بہت کچھ ملتا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۸۷)

☆☆☆

ماہنامہ ''خالد'' کا گولڈن جوبلی نمبر

الحمدللہ ''خالد'' اپنی اشاعت کے پچاس سال اکتوبر 2002ء میں پورے کر رہا ہے۔ اس موقع پر ادارہ نومبر، دسمبر 2002ء کا شمارہ بطور گولڈن جوبلی نمبر نکال رہا ہے۔ جس میں:۔

۱۔ ''خالد'' کی اشاعت کا پس منظر اور پہلے شمارے کا تعارف
۲۔ مدیران ''خالد'' کے اسماء بمعہ تعارف وتصاویر
۳۔ مہتممین اشاعت اور اشاعت کمیٹیوں کے اسماء
۴۔ پرنٹرز، پبلشرز، مینیجرز، کمپوزرز اور پریس کا تعارف
۵۔ بعض پرانے قیمتی مضامین اور منظوم کلام
۶۔ نادر تصاویر و تحریرات کے

علاوہ بعض علمی، ادبی، سائنسی اور تحقیقی مضامین بھی شامل اشاعت ہونگے۔ انشاءاللہ

اس سلسلہ میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کسی کے پاس ''خالد'' کے حوالہ سے کوئی یادگار واقعہ یا کوئی تحریر ہو تو براہ کرم ہمیں ضرور بھجوائیں۔ اسی طرح اگر کوئی نادر تصاویر ہوں تو وہ بھی ضرور عنایت فرمائیں۔ وہ استعمال کے بعد شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ انشاءاللہ

قارئین نوٹ فرمالیں کہ یہ ''نمبر'' دسمبر کے مہینہ میں شائع ہوگا اس لئے نومبر کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ اس ''نمبر'' کے لئے اشتہار دینے والے احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ جلد سے جلد بکنگ کروالیں۔ تا کہ بروقت اشتہار شائع ہو سکے۔ (ادارہ خالد)

ہمارے مہدی علیہ السلام

خدام سے حسن سلوک کے واقعات

(مرتبہ: احمد طاہر مرزا)

حضورؑ نے وہ ہانڈی میرے سامنے رکھ دی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت کی بابت حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بیان فرماتے ہیں:-

''ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعودؑ سے نیاز حاصل کرنے کے لئے لاہور سے دو دن کی رخصت لے کر آیا۔ رات کی گاڑی پر بٹالہ اترا۔ اس لئے رات کو وہیں رہا اور صبح بہت سویرے اٹھ کر قادیان کو روانہ ہو گیا اور ابھی سورج تھوڑا ہی نکلا تھا کہ یہاں پہنچ گیا۔ .... جب میں (بیت) اقصیٰ کے قریب جو بڑی حویلی ہے وہاں پہنچا۔ تو میں نے اس جگہ (جہاں اب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا مکان ہے اور اس وقت یہ جگہ سفید ہی تھی) حضرت مسیح موعود کو ایک مزدور کے پاس جو کہ اینٹیں اُٹھا رہا تھا کھڑے ہوئے دیکھا۔ حضرت صاحب نے بھی مجھے دیکھ لیا۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مزدور کے پاس سے آکر راستہ پر کھڑے ہو گئے میں نے قریب پہنچ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ آپ نے وعلیکم السلام فرمایا اور فرمایا کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میں رات بٹالہ رہا ہوں اور اب حضور کی خدمت میں وہاں سے سویرے چل کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا پیدل آئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور! آپ نے افسوس کا اظہار فرمایا کہ تمہیں تو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی؟ میں نے عرض کیا کہ حضور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ چائے پیو گے یا لسی۔ میں نے کہا حضور میں کچھ بھی نہیں پیوں گا۔ آپ نے فرمایا تکلف کی ضرورت نہیں ہمارے گھر گائے ہے جو کہ تھوڑا سا دودھ دیتی ہے۔ گھر والے چونکہ دہلی گئے ہوئے ہیں اس لئے اس وقت لسی بھی موجود ہے اور چائے بھی۔ جو چاہو پی لو۔ میں نے کہا حضور لسی پی لوں گا۔ آپ نے فرمایا: اچھا چلو (بیت) مبارک میں بیٹھو۔ میں (بیت) میں آکر بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ایک کوری ہانڈی مع کوری چپنی کے جس میں لسی تھی۔ خود اٹھائے ہوئے دروازہ سے نکلے۔ چپنی پر نمک تھا۔ اور اس کے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ حضور نے وہ ہانڈی میرے سامنے رکھ دی اور خود اپنے دست مبارک سے گلاس میں لسی ڈالنے لگے۔ میں نے خود گلاس پکڑ لیا۔ اتنے میں چند دوست اور بھی آگئے۔ میں نے انہیں بھی لسی پلائی اور خود بھی پی۔ پھر حضور خود وہ ہانڈی اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے۔ حضور کی اس شفقت اور نوازش کو دیکھ کر میرے ایمان کو بہت ہی ترقی ہوئی۔ اور یہ حضور کے اخلاق کریمانہ کی ایک ادنیٰ مثال ہے''۔

(الفضل قادیان ۲۱ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

اچھا اللہ اب رحم کرے گا

حضرت مولوی احمد نور صاحب کابلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن سلوک کا ایک واقعہ بیان کرتے

ہوئے فرماتے ہیں:-

''ایک سال بارش بہت کثرت سے ہوئی۔ دوسرے تیسرے دن ضرور بارش ہو جاتی تھی اور یہ سلسلہ دن بدن لمبا ہی ہوتا جاتا تھا۔ میرا مکان چونکہ ڈھاب کے کنارہ پر تھا اس کی دیواروں کے قریب پانی پہنچ گیا۔ اگر ایک دو دن اور بارش ہوتی تو قریب تھا کہ پانی مکان کے اندر تک پہنچ جاتا اور مکان گر جاتا۔ مجھے بڑی تشویش ہوئی کسی نے حضرت مسیح موعودؑ سے اس کا ذکر کر دیا۔ صبح کے وقت حضور سیر کر کے واپس آ رہے تھے اور حضرت اماں جان اور کچھ اور مستورات بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ حضور میرے مکان میں تشریف لے آئے۔ حضور کے ہاتھ میں عصا تھا۔ حضور نے پوچھا کہ پانی کہاں تک آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مکان کے بہت قریب آ گیا ہے اور مکان کے گرنے کا بہت ہی اندیشہ ہے۔ فرمایا۔ اچھا اللہ اب رحم کرے گا۔ بارش کے بند ہونے پر دیواروں کے ساتھ مٹی ڈال لینا۔ حضور نے جس دن یہ فرمایا۔ اس دن سے لے کر بارش ایک عرصہ تک بند رہی اور ڈھاب کا پانی اتر گیا اور ہم نے مکان کے اردگرد خوب مٹی ڈال لی اور پھر بڑی بڑی بارشیں ہوئیں لیکن میرا مکان کبھی پانی کی وجہ سے خطرہ میں نہیں ہوا''۔ (الفضل قادیان ۲۱ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

خاص دعا کرانے کا طریق

حضرت منشی اروڑے خان کپورتھلوی کا شمار سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی احباب میں ہوتا ہے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ کو حضرت اقدس نے تین صد تیرہ خاص احباب میں شامل فرمایا ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں:-

''ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ منشی صاحب دعا دراصل دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو عام دعا ہے۔ لوگ دعا کے لئے ہمیں کہتے ہیں۔ اور ہم کرتے ہیں بلکہ ہم تو بوجہ ہمدردی سب کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن ایک خاص دعا ہوتی ہے جو کہ اس وقت تک کسی کے لئے نہیں کی جا سکتی جب تک کہ کوئی شخص ہمارے دل میں اپنا درد نہ پیدا کر دے۔ پس خاص دعا کرانے والے کو چاہیے کہ ہمارے سامنے رہ کر اور پاس آ کر جس طرح اس سے ہو سکے ہمارے دل میں درد پیدا کرے پھر اس کے لئے خاص دعا کی جاتی ہے۔ میں جب کسی کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔ تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کا جواب دیتا ہے۔ مگر دیکھو جب کبھی میں اپنی بیماری کے متعلق دعا کرتا ہوں تو اس کا مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے جو نکلا تھا۔ کہ مسیح دو زرد چادروں میں آئے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کو اپنے رسول ﷺ کی زبان کا اس قدر پاس ہے کہ میں اپنی بیماری کے متعلق جو دعا کرتا ہوں تو اس کا جواب نہیں ملتا''۔ (الفضل قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

دروازہ بند کر کے سجدہ میں سر رکھا

حضرت سراج الدین صاحب بیان فرماتے ہیں:-

''ایک وقت خاکسار اور جناب میاں اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح دارالامان حضرت اقدس کی خدمت میں گئے ہوئے تھے جب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کاربنکل سے سخت بیمار تھے۔ انہیں دنوں میاں اسمعیل صاحب کے بڑے لڑکے مسمی عبدالکریم (جو اسٹیشن جنید کے ہسپتال میں کمپونڈر ہیں) آ گئے۔ اسی دن ایک ڈاکٹر جن کا نام مجھے یاد نہیں اور عبدالکریم کمپونڈر حضرت مولوی صاحب کے کاربنکل کا آپریشن کرنے گئے بعد آپریشن حضرت مولوی صاحب کی حالت بالکل نازک ہو گئی۔ میاں عبدالکریم نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہم کو آ کر بتلایا۔ مولوی صاحب کی اب بالکل امید نہیں گویا آپ کی زندگی ختم ہو چکی ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی آخری فتویٰ دے دیا اور حضرت مسیح موعودؑ سے کہہ دیا۔ اب علاج بے سود ہے کوئی امید نہیں۔ حضرت صاحب بھی گھبرائے اور عام حکم دیا کہ سب دعائیں کریں خود بھی اسی وقت بیت الدعا میں تشریف لے گئے اور دروازہ بند کر کے سجدہ میں سر رکھا اِدھر آپ نے سجدہ میں سر رکھا۔ اُدھر مولوی صاحب مرحوم جو بیہوش تھے ہوش میں آنے لگے آپ کی حالت فوراً صحت سے بدل گئی اور مسیح موعودؑ کی دُعا کی برکت سے اس مرض سے شفا حاصل ہوئی ایک تو اس قدر بیہوش تھے کہ کسی کو پہچان نہ سکتے تھے چند گھنٹوں میں ہی ایسی حالت ہوئی کہ خاکسار اور میاں اسماعیل صاحب مغرب کے وقت جہاں آپ تھے وہاں گئے، کیونکہ ہم نے صبح واپس بھی آنا تھا پاس جا کر السلام علیکم عرض کی آپ نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا پھر کسی نے کہا کہ پہچانتے ہو یہ کون ہیں حالانکہ خاکسار کا بہت تعارف بھی آپ سے نہ تھا مگر کہا۔ یہ ہمارے ضلع کے گاؤں سمبڑیال کے رہنے والے ہیں سراج الدین ان کا نام ہے اور یہ دوسرے میاں اسمعیل ضلع گوجرانوالہ کے ہیں ہم نے یہ معجزہ مسیح موعودؑ کا اپنی آنکھوں سے دیکھا''۔

(الفضل قادیان ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۶)

احباب کی تواضع

حضرت مولوی محبّ الرحمٰن صاحب پسر حضرت منشی حاجی حبیب الرحمٰن صاحب آف حاجی پورہ (یکے از اصحاب ۳۱۳) بیان فرماتے ہیں:-

''ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے جب تشریف لائے تو والد صاحب سے دریافت فرمایا کہ چائے پی لی ہے؟ والد صاحب نے عرض کیا کہ حضور! میں عادی نہیں ہوں۔ مگر حضور واپس مکان میں تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد ملازم کے ہاتھ ایک خوان لے کر واپس تشریف لے آئے اور والد صاحب کو فرمایا کہ چائے پی لیں۔ والد صاحب نے معذرت بھی کی لیکن حضور نے اصرار فرمایا اس پر مَیں اور والد صاحب اوپر چلے گئے۔ حضرت والد صاحب مرحوم جلدی جلدی چند گھونٹ چائے پی کر واپس چلے گئے۔ کیونکہ نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام انتظار فرما رہے تھے اور حضورؑ نے سیر کو جانا تھا۔ مگر خاکسار آہستہ آہستہ چائے پیتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد والد صاحب بھاگتے ہوئے آئے اور مجھے جلدی فارغ ہونے کو کہا کہ حضور نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ اس پر میں نے چائے ختم کر دی اور نیچے چلا گیا۔ خاکسار کے پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے روانہ ہوئے مگر تھوڑی دور جا کر خاکسار کو واپسی کا حکم دیا کہ تم تھک جاؤ گے۔ اس پر خاکسار اگرچہ واپس آنا نہیں چاہتا تھا لیکن واپس آ گیا چند دن ٹھہر کر خاکسار بہ ہمراہی حضرت والد صاحب مرحوم واپس حاجی پورہ چلا گیا''۔ (الفضل قادیان ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

احباب سے شفقت و محبت

حضرت مولوی محبّ الرحمٰن پسر حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب آف حاجی پورہ بیان فرماتے ہیں:-

''ایک دفعہ بٹالہ سے حضرت والد صاحب یکہ پر آئے۔ ایک ساتھ والے یکہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سوداگر لاہور بھی تھے۔ ہمارا یکہ جب مہمان خانہ کے دروازہ پر پہنچا تو والد صاحب حافظ حامد علی صاحب کو آواز دے کر اور یکہ میں سے خلاف معمول کود کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ خاکسار کو کوچوان

نے اتار دیا اور اسباب یکہ سے نکال دیا۔ میں اس بات کو دیکھ کر حیران کھڑا تھا کہ حافظ حامد علی صاحب مہمان خانہ سے باہر آئے اور پوچھا کہ یہ اسباب میاں حبیب الرحمٰن صاحب کا ہے اور اُٹھا کر اندر لے گئے۔ اور خاکسار کو بھی ساتھ لے لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد والد صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کر کے واپس تشریف لے آئے۔ ہمارے قیام کی جگہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مطب کے بالائی کمرہ میں مقرر ہوئی اور اسی جگہ ہم چند یوم رہ کر واپس چلے گئے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حضرت والد صاحب نے مجھے پیش کیا تو عرض کیا کہ اس کو بیعت کرانے کے لئے لایا ہوں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اس کی تو بیعت ہی ہے۔ یا یہ کہ یہ تو بیعت میں ہی ہے۔ بیعت کرانے کی کیا ضرورت ہے؟

لیکن والد صاحب نے عرض کیا کہ حضور بیعت میں داخل ہو کر دعاؤں میں شامل ہو جائے گا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ آج شام کو بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ شام کو بعد نماز مغرب خاکسار نے بیعت کی۔ اس وقت اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ (بیت) مبارک میں خاکسار نمازوں میں شامل ہوتا تھا۔ اس وقت خراس موجود تھا لیکن اوپر چھت نہ تھی اور خراس کی عمارت اور گول کمرہ کے پردہ کی دیوار کے درمیان کچی دیوار بنی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے ہمیں چکر کاٹ کر (بیت) میں جانا پڑتا تھا۔ میں نے والد صاحب سے دریافت بھی کیا تھا کہ یہ دیوار کیوں بنی ہوئی ہے اگر یہ دیوار نہ ہو تو راستہ سیدھا ہے"۔ (الفضل قادیان ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے!

حضرت سید میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا شمار سیدنا حضرت مسیح موعود کے خاص احبابِ سیالکوٹ میں ہوتا ہے۔ آپ نے منظوم و منثور کلام میں کئی مواقع پر سیدنا حضرت اقدسؑ کی مدح کی ہے۔ حضور علیہ السلام نے آپ کو تین صد تیرہ خاص احباب میں رقم فرمایا ہے۔ آپ حضرت اقدسؑ کے حسن سلوک اور مہمان نوازی کا ابتدائی وقت کا واقعہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایام حیات میں حضرت سیدنا محمود حضور مرحوم کی صحبت اور معیت ایک دم کے لئے ترک کرنا گوارا نہ فرماتے تھے۔ حضور مرحوم کی ہر وقت کی اندرونی اور بیرونی معیت ایک خصوصیت کے ساتھ ہے۔ جب کبھی حضور برآمد ہوتے تھے تو آپ سایہ کی طرح ساتھ ہوتے تھے اور جب حضور امت محمدیہؐ کے غم میں اور اسلام کی ترقی کے تفکرات میں صحن خانہ میں سرنگوں قدم انداز ہوتے تھے۔ تو آپ بھی قدم بقدم سر جھکائے ساتھ ساتھ چلتے تھے یہ ابتدائے زمانہ کا ایک واقعہ ہے اور ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے حضور مرحوم ومغفور کی خدمت میں قادیان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد رخصت حاصل کرنے کے واسطے عرض کیا۔ حضور اندر تشریف رکھتے تھے۔ اور چونکہ حضور کی رحمت بے پایاں نے خادموں کو اندر پیغام بھجوانے کا موقعہ دے رکھا تھا۔ اس واسطے اس عاجز نے اجازت طلبی کے واسطے اندر پیغام بھجوایا۔ حضور نے فرمایا کہ وہ ٹھہریں ہم ابھی باہر آتے ہیں۔ یہ سن کر میں بیرونی میدان میں گول کمرہ کے ساتھ کی مشرقی گلی کے سامنے کھڑا ہو گیا اور باقی احباب بھی یہ سن کر کہ حضور باہر تشریف لاتے ہیں۔ پروانوں کی طرح اِدھر اُدھر سے اس شمع انوار الٰہی پر جمع ہونے کے لئے آ گئے یہاں تک کہ حضرت سیدنا مولوی نورالدین صاحب بھی تشریف لے آئے اور احباب کی جماعت اکٹھی ہوگئی۔ ہم سب کچھ دیر انتظار میں خم برسر راہ رہے کہ حضور اندر سے

برآمد ہوئے اور خلافِ معمول کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کے ہاتھ میں دودھ کا بھرا ہوا لوٹا ہے اور گلاس شاید حضرت میاں صاحب کے ہاتھ میں ہے اور مصری رومال میں ہے۔ حضور گول کمرہ کی مشرقی گلی سے برآمد ہوتے ہی فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب کہاں ہیں۔ میں سامنے حاضر تھا فی الفور آگے بڑھا اور عرض کیا کہ حضور حاضر ہوں۔ حضور کھڑے ہوگئے اور مجھ کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ! میں اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا۔ گلاس میں دودھ ڈالا اور مصری ملائی گئی۔ مجھے اس وقت یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت محمود نے میرے ہاتھ میں گلاس دودھ بھرا دیا یا خود حضور نے مگر یہ ضرور ہے کہ حضرت محمود اس کرم فرمائی میں شریک تھے۔ میں نے جب وہ گلاس پی لیا۔ تو پھر دوسرا گلاس پر کر کے عنایت فرمایا گیا میں نے وہ بھی پی لیا۔ گلاس بڑا تھا میرا پیٹ بھر گیا۔ پھر اسی طرح تیسرا گلاس بھرا گیا۔ میں نے بہت شرمگین ہو کر عرض کیا کہ حضور اب تو پیٹ بھر گیا ہے۔ فرمایا ایک اور پی لو۔ میں نے وہ تیسرا گلاس بھی پی لیا۔ پھر حضور علیہ السلام نے اپنی جیب خاص سے چھوٹی چھوٹی بسکٹیں نکالیں اور فرمایا کہ یہ جیب میں ڈال لو راستہ میں اگر بھوک لگی تو یہ کھانا۔ میں نے وہ جیب میں ڈال لیں۔ حضرت محمود لوٹا اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے اور حضور نے فرمایا کہ چلو آپ کو چھوڑ آئیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور اب میں سوار ہو جاتا ہوں اور چلا جاؤں گا۔ حضور تکلیف نہ فرمائیں۔ مگر اللہ رے کرم و رحم کہ حضور مجھ کو ساتھ لے کر روانہ ہو پڑے۔ باقی احباب بھی جو موجود تھے ساتھ ہوئے اور یہ پاک مجمع اس طرح اپنے آقا مسیح موعود کی معیت میں عاجز کے ہمراہ روانہ ہوا۔ حضور حسب عادت مختلف تقاریر فرماتے ہوئے آگے آگے چلتے رہے یہاں تک کہ بہت دور نکل گئے۔ تقریر فرماتے جاتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا و مولانا مولوی نور الدین صاحب نے قریب آکر مجھے کان میں فرمایا کہ آگے ہو کر عرض کرو اور رخصت لو۔ جب تک تم اجازت نہ مانگو گے حضور آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ میں حسب ارشاد آگے بڑھا اور عرض کیا کہ حضور اب سوار ہوتا ہوں حضور تشریف لے جائیں۔ اللہ اللہ کس لطف سے اور مسکراتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اچھا ہمارے سامنے سوار ہو جاؤ۔ میں یکہ پر بیٹھ گیا اور سلام عرض کیا تو پھر حضور واپس ہوئے۔ مجھے یاد ہے کہ محمد شادی خاں صاحب بھی اس وقت بٹالہ جانے کے واسطے میرے ساتھ سوار تھے۔ انہوں نے حضور کی اس کریمانہ عنایت خاص پر تعجب کیا اور دیر تک راستہ میں مجھ سے تذکرہ کرتے رہے اور ہم خوش ہو کر آپ کے اخلاق کریمانہ کے ذکر سے مسرور ہوتے تھے۔ خدا کے پیارے اور محمد ﷺ کے دلارے مسیح موعود تجھ پر ہزار ہزار سلام ہوں کہ تو اپنے عاجز خادموں پر کیسا مہربان تھا۔ تیری محبت ہمارے ایمانوں کے لئے اکسیر تھی۔ جس سے ہمارے مس خام کو کندن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تیرے اخلاق کریمانہ اب بھی یاد آ آ کر خدا تعالیٰ کے حضور میں ہمارے قرب کا موجب ہیں۔ حضرت محمود کی اس وقت کی معیت کا راز اب کھل گیا ہے کہ اس عاجز پر خاص فضل ہوا۔ اور وہ دودھ جو اس دن خصوصیت سے مجھے پلایا گیا تھا۔ حضرت فضل عمر کی معرفت کا علم بخشنے والا ہوا اور خدا کا شکر کرتا ہوں کہ مجھے وہ دولت نصیب ہوئی کہ جس کا مجھ کو شان و گمان بھی نہ تھا۔ پہلے تھے جو پیچھے ہوگئے اور کئی پچھلے تھے جو پہلے ہوگئے۔ چھوٹوں بڑوں کی تمیز آسمانی طاقت نے کردی کہ بڑے چھوٹے ہوگئے اور چھوٹے بڑے ہوگئے۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم''۔

(الفضل قادیان ۱۴ جنوری ۱۹۱۵ صفحہ ۴)

☆☆☆

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایئر ٹکٹنگ کی دنیا
میں حیرت انگیز انقلاب۔

سب سے سستی ایئر ٹکٹیں اور بہترین سروس دینے والا واحد ادارہ

پرائیویٹ لمیٹڈ

ڈریم لینڈ ٹریول سروس

- PIA اور دنیا کی تمام ایئر لائینز کے ساتھ بذریعہ کمپیوٹر ریزرویشن رابطہ۔
- اندرون و بیرون ملک ہر قسم کی ایئر لائنز کی ٹکٹیں دستیاب ہیں۔
- IATA سے منسلک۔
- نیز عمرہ کی سعادت کے لئے رابطہ کریں۔

ایک بار کا رابطہ ہمیشہ کا ساتھ۔ ہم آپ کے تعاون کے ممنون ہوں گے

TEL : 6312513-16
6316038
FAX : 6303167

نیو ورلڈ ہوٹل گراؤنڈ فلور 2- ڈیورنڈ روڈ لاہور

★★★★★

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق

ایک شاگرد کے تاثرات

(ڈاکٹر ایم ۔ جے ۔ ڈف ۔ ترجمہ محمد زکریا ورک)

ایم ۔ جے ۔ ڈف M.J.Duff جنہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے زیر نگرانی ڈاکٹریٹ کا تحقیقی کام کر کے فزکس میں ڈگری حاصل کی انہوں نے درج ذیل قلبی تاثرات اور بیتی ہوئی یادوں پر اظہار خیال دسمبر ۱۹۹۶ء میں "پوری" انڈیا میں منعقد ہونے والی فزکس کی ورکشاپ میں ایک شام عشائیہ کے بعد کیا۔ مضمون نگار اس وقت ٹیکساس اے اینڈ ایم یونیورسٹی کے سینٹر فار تھیوریٹکل فزکس کالج سٹیشن ۔ ٹیکساس امریکہ میں فزکس کے شعبہ سے منسلک ہیں (مترجم)

گزشتہ مہینہ ڈاکٹر عبدالسلام کی رحلت نہ صرف ان کی فیملی کے لئے ایک بہت بڑا ناقابل تلافی نقصان تھا بلکہ یہ نقصان فزکس کی کمیونٹی اور تمام بنی نوع انسان کا بھی نقصان تھا کیونکہ نہ صرف وہ بیسویں صدی کا عظیم المرتبت فزسٹ تھا جس نے کائنات میں موجود چار میں سے دو بنیادی قوتوں کو متحد کیا بلکہ اس نے اپنی زندگی سائنس اور تعلیم کے تیسری دنیا میں فروغ اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے وقف کر دی تھی اگرچہ اس نے نوبل پرائز فزکس میں حاصل کیا لیکن امن کے نوبل پرائز کا بھی وہ یقینی طور پر حقدار تھا۔

عبدالسلام کی ولادت جھنگ شہر میں ۱۹۲۶ء میں ہوئی جو اس وقت پاکستان میں واقع ہے۔ اس کی زندگی کا آغاز نہایت عاجزانہ طریق سے ہوا۔ فی الحقیقت سلام کا ایک جزوِ کلام یعنی پسندیدہ فقرہ یہ ہوتا تھا کہ میں تو ایک عاجز انسان ہوں اور وہ اس فقرہ کو اس وقت استعمال کرتا تھا جب کوئی شخص فزکس کے مسائل کے بیان کو ضرورت سے زیادہ پیچیدہ بنانے کی کوشش کرتا جو کہ غیر ضروری ہوتا تھا۔ اس سے قبل کہ وہ برطانیہ روانہ ہوتا اس نے گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم مکمل کی۔ پھر اس نے ۱۹۴۶ء میں سینٹ جانز کالج کیمبرج میں فزکس اور ریاضی میں امتیازی طور پر ڈبل فرسٹ پوزیشن حاصل کی اس کے بعد ۱۹۵۲ء میں کیونڈش لیبارٹری میں اس نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد وہ کچھ سالوں کے لئے لاہور واپس چلا گیا مگر ۱۹۵۴ء میں برطانیہ واپس آنے پر اس کا تقرر کیمبرج میں بطور لیکچرار کے ہوا۔ بلاشبہ سلام کے تعلیمی کیریئر کے آغاز کے بنیادی دور میں سب سے زیادہ اثر سینٹ جانز کالج میں اس کے استاد پال ڈائیراک جیسے عظیم انسان کا تھا ڈائیراک اس کا ساری زندگی ہیرو رہا نہ صرف عظیم المرتبت فزسٹ ہونے کے ناطے سے بلکہ ایک انسان ہونے کے ناطے سے بھی جو مادی اشیاء اور دولت میں بالکل دلچسپی نہ رکھتا تھا سلام نے خود بھی کبھی مادی دولت کے لئے دلی آرزو کا اظہار نہ کیا بلکہ اس کے برعکس تیسری دنیا سے آئے ہوئے طلباء اور پوسٹ ڈاکٹریٹ طلباء کے (تعلیمی اخراجات) وہ اپنی جیب سے بخوشی ادا کرتا تھا۔ پیٹرک بلیکاٹ (۱۸۹۷ء۔۱۹۷۴ء) کی تجویز پر سلام نے ۱۹۵۷ء میں امپیریل کالج لندن میں نقل مکانی کی جہاں اس نے تھیوریٹکل فزکس گروپ کی بنیاد رکھی پھر ۱۹۵۹ء میں اس کا انتخاب رائل سوسائٹی کی فیلوشپ کے لئے ہوا۔ امپریئل کالج لندن میں وہ پروفیسر آف فزکس تادم زندگی رہا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں میں خوش قسمتی سے اس کا ڈاکٹریٹ سٹوڈنٹ تین سال (۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۲ء) رہا اس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نے ۱۹۶۴ء میں انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹکل فزکس کی بنیاد اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں رکھی جس کا وہ کچھ ہی عرصہ پہلے تک ڈائریکٹر تھا۔ سلام کی اس سے پہلے کی کامرانیوں میں سے نمایاں کام کوانٹم فیلڈ تھیوری میں رینارمالائزیشن کا رول تھا۔ اس نے کیمبرج میں اپنے ہم عصر سائنس دانوں کو فزکس کی نہایت مشکل اور پیچیدہ پرابلم Overlapping divergences کا حل پیش کر کے ہکا بکا کر دیا تھا۔ اس کی زیرک فہمی کا مظاہرہ دوبارہ اس وقت ہوا جب اس نے اپنا مشہور زمانہ مقالہ تجویز کیا کہ تمام نیوٹران بائیں ہاتھ والے ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ violation of parity in week interactions۔

سلام وہ واقعہ ہمیشہ بڑے شوق سے سنایا کرتا تھا جب وہ مشہور فزسسٹ وولف گانگ پالی سے ملنے زیورک گیا اور اس کے سامنے ٹو کمپونٹ نیوٹرینو تھیوری کا آئیڈیا پیش کیا (یا یوں کہیں کہ عاجزانہ طور پر پیش کیا) پالی (Pauli) نے اس نوجوان سائنس دان کو اپنے آفس سے بغیر کسی تامل کے یہ طعنہ دے کر خارج کر دیا کہ یہ نوجوان Sancitity of parity کا ذرا بھی ادراک نہیں رکھتا چنانچہ سلام نے اپنی تھیوری کی اشاعت کو التواء میں ڈال دیا تاوقتیکہ Lee and Yang سائنس دانوں نے پیریٹی وائیولیشن پر تقدس کا لبادہ اوڑھ دیا اس امر نے سلام کو یہ سبق دیا اور وہ اس کا ذکر اپنے طلباء سے بار بار کیا کرتا تھا کہ وہ اپنے عمر رسیدہ (اساتذہ) کی باتوں پر زیادہ دھیان نہ دیا کریں اس واقعہ نے اسے یہ سبق بھی سکھلایا کہ سائنس کی فیلڈ میں پبلش آر پیرش کا اصول مدنظر رکھنا چاہیے۔ چنانچہ اس کی سائنٹیفک آؤٹ پٹ گراں قدر تھی جو کہ ڈھائی سو کے قریب علمی مضامین پر حاوی ہے۔

ریسرچ ورک

بلاشبہ وہ تحقیقی کام جس کی وجہ سے اسے ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام ملا اور جو اس نے گلاشو اور وائن برگ کے ساتھ شیئر کیا اور جو الیکٹرو ویک یونی فیکیشن کے موضوع پر تھا یہ ایک مستقل موضوع اس کے بہت سارے دلچسپ موضوعات میں سے ایک تھا یعنی:-

ری نارمالائزیشن   گیج تھیوریز   کائرائیلٹی

اس سے پہلے اس کا ریسرچ ورک جو اس نے گلیڈسٹون اور وائن برگ کے ساتھ ۱۹۶۰ء میں کیا تھا اور جو Spontaneous Symmetry Breaking کے موضوع پر تھا اور ساٹھ کی دہائی میں اس کا ریسرچ ورک جو اس نے جان وارڈ John Ward کے ساتھ کیا تھا اور جو ویک انٹرایکشن پر تھا یہ تمام بلاشک بہت دوررس اثرات کا تحقیقاتی کام تھا۔

نوبل کمیٹی نے یقیناً گلاشو، وائن برگ اور سلام کو ۱۹۷۹ء میں نوبل انعام کا مستحق جان کر دور اندیشی کا ثبوت دیا کیونکہ ڈبلیو اور زیڈ بوزانز تجرباتی طور پر سرن میں ۱۹۸۲ء تک دریافت نہ ہوئے تھے۔ جو Pati اور سلام۔ نے اس کے بعد تجویز کیا کہ سٹرانگ نیوکلیئر فورس بھی اس اتحاد کی تھیوری (ویک نیوکلیئر فورس اور ای ایم ایف) میں شاید شامل کی جاسکتی ہو۔ گرینڈ یونی **فیکیشن** تھیوری کی پیش گوئی کے دو اہم اجزاء ہیں: میگنیٹک مونو پول اور پروٹان ڈی کے یہ دو فینامالا ایسے ہیں جن پر ابھی بھی بہت زبردست اہم تھیوریٹکل اور تجرباتی ریسرچ ہو رہی ہے ماضی قریب میں سلام ہی تھا جس نے اپنی ریسرچ کے عمر بھر کے رفیق جان سٹراتھی (Strathdee) کے ساتھ مل کر سپر سپیس کا آئیڈیا پہلی بار پیش کیا یہ ایسی سپر سپیس ہے جس کے Commuting اور anti-commuting coordinates ہیں اور جو اس وقت سپر سمیٹری کی ریسرچ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کوانٹم تھیوری آف گریویٹی

تاہم یہ عبدالسلام ہی تھا جس کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں جس نے کوانٹم تھیوری آف گریویٹی میں میرے ذوق کو شعلہ زن کیا اور یہ ایسا موضوع تھا جس کے پیچھے اس دور میں باؤلے سگ اور انگلش مین سبک گام تھے۔ میرے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کا عنوان یہ تھا **پرابلمز ان دی کلاسیکل اینڈ کوانٹم تھیوریز آف گریوی ٹیشن**۔ جب میں نے اس کا اعلان کارگیز سمر اسکول کے موقعہ پر کیا جب میں ٹریسٹ پوسٹ ڈاکٹریٹ کے لئے عازم سفر ہو رہا تھا تو لوگوں نے اس کا استقبال استہزاء سے کیا۔ اس تحقیقی کام کا آغاز عبدالسلام اور ہیر من بانڈی (Bondi) کے مابین ایک شرط سے ہوا تھا کہ آیا فین مین ڈایا گرام استعمال کرتے ہوئے Schwarzchild solution کا استخراج کیا جاسکتا ہے۔ ہاں ایسا کیا جاسکتا ہے اور میں نے یہ ثابت بھی کر دکھایا اور مسٹر بانڈی ہار گئے تھے۔

یہ چیز ضروری تھی کہ سلام اس وقت تک چین اور سکھ کا سانس نہ لیتا جب تک کہ وہ چوتھی فطری قوت اور سب سے زیادہ دقیق اور رمز آمیز قوت یعنی فورس آف گریویٹی کو تین دوسری قوتوں کے ساتھ متحد نہ کر لیتا ایسی واحدانیت آئن سٹائن کا بھی ہمیشہ خواب رہی اور یہ ماڈرن تھیوریٹکل فزکس کے لئے آج بھی زبردست چیلنج ہے۔ یہ قابل اور فعال محققین کو اپنی کشش سے بے اختیار اپنی طرف کھینچ لاتی ہے۔

سلام اور اس کے شاگرد

میں یہاں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے شخص کا شاگرد ہونا جو نئے آئیڈیاز سے ہر آن ہر لحہ ابل رہا ہو جیسے عبدالسلام تھا یہ ایک قسم کی رحمت کے بھیس میں زحمت تھی وہ ریسرچ کا کام ایک طالب علم کو دے دیتا پھر خود اپنے عالمی سفروں پر مسلسل کئی ہفتوں کے لئے روانہ ہو جاتا تھا۔ جب وہ واپس لوٹ کر آتا تو طالب علم سے سوال کرتا کہ تم کس چیز پر تحقیق کر رہے ہو جب شاگرد وہ معمولی کام جو اس عرصہ میں کیا ہوتا اس کو بیان کرنا شروع کرتا تو عموماً وہ جواباً کہتا نہیں نہیں یہ پرابلم تو بہت پرانی ہو چکی ہے تمہیں جس موضوع پر کام کرنا چاہیے وہ تو یہ ہونا چاہیے۔ پھر وہ طالبعلم کو بالکل نئی پرابلم مختص کر دیا کچھ عرصہ بعد ہم طالبعلم بھی دانشمندی سے کام لینے لگے اور اس کو ملنے سے احتراز کرتے جب تک کہ ہم اس ریسرچ کے کام میں مثبت اور ٹھوس چیز نہ تلاش کر لیتے بلاشبہ ایک جگہ جہاں ہم اس سے چھپ نہیں سکتے تھے وہ مردانہ واش روم تھا اس لئے کوئی طالب علم اگر بدقسمت ہوتا تو یہ وہ جگہ تھی جہاں اکثر اس کو نئے آرڈرز ملتے تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید مشہور جرمن سائنسدان ہانس بیتھے (Bethe) نے یہ بات کہی کہ دنیا میں ذہین لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلے گروپ میں (جس میں میرے خیال میں سٹیووائن برگ شامل ہے) وہ لوگ ہوتے جو (ریسرچ میں) نتائج اس غضب کی منطق اور وضاحت کے پیدا کرتے کہ وہ انسان میں یہ احساس پیدا کرتے کہ یہ تو میں بھی کر سکتا تھا دوسرے گروپ میں وہ ذہین ہوتے جو تخلیقی قابلیت والے لوگ ہوتے ہیں گویا وہ جادوگر ہیں جن کے القاء کے ماخذ ناقابل فہم اور چکرا دینے والے ہوتے ہیں۔ عبدالسلام میرے نزدیک اس قبیل کا شخص تھا جس کے خیالات میں مشرقی صوفیت کا رنگ ہمیشہ غالب ہوتا تھا انسان ششدر رہ جاتا تھا کہ اس کی ذہانت و فطانت کی عمیق گہرائیوں تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے۔

عالمی امن کا پیغامبر

بلاشبہ یہ سائنسی کامیابیاں سلام کے عظیم کردار کے ایک رخ کی صرف رونمائی کرتی ہیں اس نے اپنی زندگی بین الاقوامی امن اور تعاون کے لئے وقف کر رکھی تھی خاص طور پر

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں فرق کو دور کرنے کے لئے۔ وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتا تھا کہ یہ فرق اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک کہ تیسری دنیا کی قومیں اپنے سائنسی اور ٹیکنالوجی کے مقدر کے بارے میں خود حتمی فیصلہ نہیں کر لیتیں یعنی یہ ممالک مالی امداد اور ٹیکنالوجی ایکسپورٹ کرنے کے علاوہ یہ بھی سوچیں کہ انہوں نے چیدہ چیدہ افراد کا ایسا سائنسی گروپ تیار کرنا ہے جو تمام سائنسی امور میں قابلیت کے ساتھ امتیاز کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ اس بات کا پورے زور سے دفاع کرتا کہ (ان طلباء) کو ایسے دقیق مضامین کی تعلیم دی جائے جن کے لئے خاص ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے تھیوریٹیکل ایلی منٹری پارٹیکل فزکس۔ مگر بعض نقاد ایسے بھی تھے جو یہ دلیل دیتے تھے کہ بجائے تعلیم کے ان (طلباء) کے وقت اور کوشش کا بہتر مصرف ان ممالک کی زراعت ہوسکتا ہے۔ ٹریسٹ شہر میں آئی سی ٹی پی کا قیام اس ضمن میں پہلا قدم تھا وہ کئی سال تک تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائینسز کا صدر رہا پھر اس کا نام یونیسکو کے ڈائریکٹر کی نامزدگی کے لئے بھی سرگرمی سے پیش ہوا تا آنکہ کمزور صحت نے اس کو اپنا مشن اپنا نام اس الیکشن سے واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ وہ پاکستان کے صدر کا چیف سائنٹیفک ایڈوائزر بھی رہا۔ تیسری دنیا کے ممالک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی کس قدر راشد ضرورت ہے اس کی دور رس نگاہوں کی جھلک اس کی کتاب IDEALS AND REALITIES میں باضابطہ طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

میں یہاں ان ان گنت ایوارڈز کی فہرست پیش نہیں کروں گا جو اس کو ملے مگر چند ایک کا ذکر کرنا ضروری ہے ایٹم برائے امن پرائز ۱۹۶۸ء آئن سٹائن میڈل ۱۹۷۹ء اور پیس میڈل ۱۹۸۱ء اس کو دنیا کی چالیس یونیورسٹیوں نے آنریری ڈگریاں اور برٹش سائنس کو خدمات کے عوض اسے **آنریری** نائٹ ہوڈ دی گئی۔ عبدالسلام کی سوچ کا ایک اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ وہ تادم مرگ ایک راسخ العقیدہ (مومن) رہا بدقسمتی سے میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ اس کے روشن کردار کے اس پہلو پر رائے زنی کروں ماسوا یہ کہنے کے کہ وہ اس امر کو نہایت سنجیدگی سے گلے لگاتا تھا۔ مثلاً اس نے اسلامی قانون کی اس رعایت سے استفادہ کیا جس کے مطابق وہ ایک سے زیادہ شادیاں کرسکتا تھا اس چیز نے نوبل انعام کی مجلس کے موقعہ پر سفارتی بحران پیدا کر دیا جب وہ دونوں بیویوں کے ساتھ سٹاک ہالم پہنچا وہ شام اس لحاظ سے بھی قابل دید تھی کہ سلام اپنے روایتی لباس میں ملبوس وہاں آیا سر پر پگڑی، شلوار اور رنگین پنجابی جوتے (یعنی کھسے) اس لباس میں اس وہ ایسا لگتا تھا کہ گویا وہ الف لیلوی کتاب کے صفحات میں سے ابھی ابھی قدم رنجہ ہوا ہے اس چیز کا ماحصل یہ تھا کہ اس نے گلاشو اور وائن برگ (سائینسدانوں) کو لباس کے معاملہ میں مات کر دیا۔

سلام کی علالت

یہ چیز یقیناً ٹریجڈی ہے کہ ایک ایسا انسان جو اس قدر چاق و چوبند اور فل آف لائف ہو جیسا کہ عبدالسلام تھا وہ ایسی نحیف کر دینے والی مرض کا ہدف بنا اس کا Joie de vivre یعنی جائے آف لونگ بہت حیرت انگیز اور نرالا تھا اور اس کی پرلطف ہنسی امپیریئل کالج کے تھیوری گروپ کے ہالوں اور کمروں میں گونجتی رہے گی اور اس کی یاد کو تازہ اور زندہ رکھے گی جب باکمال انسانوں کے اچھے اعمال کو یاد کیا جاتا ہے تو اکثر یہ مقولہ سننے میں آتا ہے He did not suffer fool gladly یعنی وہ سادہ لوح افراد کی حماقتوں کو برداشت نہ کرتا تھا لیکن سلام سے متعلق میری امپیریئل کالج کی یادیں اس سے بالکل برعکس ہیں۔ دنیا بھر سے لوگ اس سے ملنے کے لئے بڑے اشتیاق سے آتے اور

اس کے دروازہ پر دستک دیتے تا وہ اپنی تازہ عجیب الخلقت تھیوریز اس کے سامنے پیش کر سکیں ان میں سے بعض تھیوریز بے سروپا ہوتیں لیکن اس کے باوجود سلام ان لوگوں سے بہ تمام خوش خلقی اور عزت ووقار کے ساتھ پیش آتا شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ خود اس کے اپنے خیالات انوکھے قسم کے ہوتے تھے جس کی وجہ سے وہ دوسروں کے خبطی اور نرالا پن کو آسانی سے برداشت کر لیتا تھا وہ دوسروں کے آئیڈیاز میں حکمت کے موتی شناخت کر لیتا تھا جب کہ دوسرے لوگوں کو ان میں صرف ہیجان پیدا کرنے والے ریت کے ذرات نظر آتے تھے۔اس امر کی واضح اور روشن مثال وہ نوجوان ملٹری اتاشے تھا جو لندن کے سفارت خانے میں متعین تھا وہ ایک روز پارٹیکل فزکس پر اپنے خیالات کا تبادلہ کرنے چلا آیا سلام اس سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اس نوجوان کو اپنی تربیت میں لے لیا یہ سائنسدان یووال نی مان (Neeman) تھا اور اس کی تھیوری کا ماحصل وہ نئی تھیوری تھی جس کا نام فیلور SU(3) ہے۔اب میں آپ کے سامنے سلام کے صرف ایک کریزی آئیڈیا کی مثال پیش کرتا ہوں۔۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۲ء کے عرصہ کے دوران ایک سائنسی موضوع جس پر خوب گرما گرم بحث چل رہی تھی وہ Verneziano Model تھا مجھے یاد ہے جب سلام نے Regge Trajectory کے mass اور angular momentum کی مشابہت بلیک ہول کے جیسی ہونے پر رائے زنی کی تھی آج کل اسٹرانگ تھیوری کے ماننے والے بلیک ہول اور Regge Slopes کو آنکھ جھپکے بغیر ایک ساتھ پاس پاس رکھ دیتے ہیں۔لیکن ۱۹۶۰ء کی دہائی میں یہ بات کہنا کہ بلیک ہولز بنیادی ذرات کی مانند عمل پذیر ہوتے ہیں یہ آئیڈیا سلام کی ذہانت وفطانت سے کم درجہ کے لوگوں کے نزدیک نہ صرف بے ہودہ بلکہ خلاف فطرت سمجھا جاتا تھا۔گھومنے والے بلیک ہولز اور ایلیمنٹری سٹیٹس کے مابین Gyromagnetic ratios کا موضوع آج شام میری تقریر کا عنوان ہے تو اس ضمن میں سلام اپنے دور سے ۲۵ سال آگے تھا ہسٹاریکل فٹ نوٹ کے طور پر یہ بات بھی نہ فراموش کریں کہ اس زمانہ میں سلام کو gravitational constant تبدیل کرنا پڑا تھا تا یہ ہائڈرانک سکیل سے میچ ہو سکے اس آئیڈیا سے اس کی سٹرانگ گریوٹی کی تھیوری نے جنم لیا تھا آج اس فیلڈ میں فیشن الٹا ہو چکا ہے اور ہم Regge Slope کو پلانک سکیل سے میچ کرنے کے لئے تبدیل کر دیتے ہیں۔تھیورٹیکل فزسسٹ عموماً دیانت دار طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں یعنی وہ بعض صورتوں میں سائنسی حقائق اور اعداد وشمار کو جان بوجھ کر بدل دیں یہ بات کبھی سننے میں نہیں آئی پھر بھی ہم لوگ انسان ہیں اس لئے جب ہم اشاعت کے لئے کوئی مضمون تحریر کر رہے ہوتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم اپنے نتائج بہترین طریق سے نمایاں طور پر پیش کریں مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ایک نوجوان ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس آیا اور ایک مشورہ پوچھا کہ پروفیسر سلام! اگر ایک کیلکولیشن ان تمام دلیلوں کو ثابت کرتی ہے جو میں اب تک پیش کرتا آیا ہوں اور دوسری طرف بدقسمتی سے کچھ دوسری کیلکولیشن ایسی بھی ہیں جو تصویر کو صحیح صورت میں پیش نہیں کرتیں آیا مجھے قاری کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی چاہیے یا کہ میں انتظار کروں شاید وہ بالآخر بے محل ہی ثابت ہوں؟ اس سوال کا جواب جس کو میرے خیال میں آکسفورڈ ڈکشنری آف کوٹیشنز میں شامل کر کے لازوال بنا دینا چاہیے۔سلام نے اس طالبعلم کو یوں جواب دیا۔

When all else fails, you can always tell the truth.

جب تمام حربے ناکام ہوں تو تم سچی بات ہمیشہ بتلا سکتے ہو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

M/S MAGNA TECH (PVT) LTD

The first Pakistani manufacturer of Textile rotary printing screens
Length: 1280mm To 3050mm. Repeat: 517mm To 914mm
Mesh: 25,40,60,70,80,100,125 & 155

M/S MAGNA TEXTILE INDUSTRIES (PVT) LTD.

Manufacturer & Exporters of home Textile products, Bed sheets, Bed covers, Bed sets, Printed dyed, Woven fabrics. Factory is equipped with machinery of Dyeing, Bleaching, Printing & Finishing. Always looking for good people to work with in foreign countries for sale of Textile products. Already exporting to Thailand, Chille, France, Dubai & Greece.

MAGNA INTERNATION

Importers / Exporters, Representatives, General order suppliers

MANUFACTURES: Pigment Binder & Pigment colours for Textile & Plastic Industries

STOCKEST: Thickener Power, Thickener Past, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Machinery , Centrifugal Nickel Screens for Sugar Industry and other Textile Accessories

HEAD OFFICE
Tel: 92-41-617616,637616
Fax: 92-41-615642

LAHORE OFFICE
Tel: 092-04951-391136,392327
092-42-5168928
Mob: 0300-9488487

URL: http://www.magnatextile.com
http://www.magna-group.com
E.mail: Magna@fsd.comsats.net.pk

تعارف کتب

تحفۃ الندوہ

یہ رسالہ ۶/ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اِس رسالہ کا پیش لفظ زیرعنوان التبلیغ عربی زبان میں ہے۔ جس میں اہل دارالندوہ کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ قرآن مجید کو حَکَم بنائیں نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے پر حلف اٹھایا ہے اور آخر میں اس رسالہ کو اپنے نمائندوں کے ہاتھ علماء ندوہ کے پاس بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

وجہ تالیف

اس رسالہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ندوۃ العلماء نے ۹، ۱۰، ۱۱/ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو امرتسر میں جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا اور حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک اشتہار دیا جس کا ذکر کر کے حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:- ''اس اشتہار میں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگوں نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ لوگ ایسے افتراء کے ساتھ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود تھا تیئیس برس تک (جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور پھر حافظ صاحب اُسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ اُن کے اس قول کی تائید میں اُن کے ایک دوست ابواسحٰق محمد دین نامی نے قطع الوتین نام ایک رسالہ بھی لکھا جس میں مدعیانِ کاذب کے نام معہ مدتِ دعویٰ تاریخی کتابوں کے حوالوں سے درج ہیں''۔

نیز اس اشتہار میں حافظ صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ یہ اقرار لکھ دیں کہ اگر ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتدائے اکتوبر ۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد ہو گا شریک ہونے والے ہندوستان کے مشاہیر علماء رسالہ ''قطع الوتین'' میں پیش کردہ نظائر کو صحیح قرار دے دیں تو ایسی صورت میں آپ کو اُسی جلسہ میں توبہ کرنی چاہیئے۔ آپؑ نے اس مطالبہ کے جواب میں فرمایا کہ:

''میرا ان لوگوں پر حسن ظن نہیں اور نہ مَیں ان کو متقی سمجھتا ہوں اور نہ عارفِ حقائق قرآن۔ پھر میں ان کا حَکَم ہونا کس وجہ سے منظور کروں۔ ہاں اگر چند منتخب مولوی اُن میں سے بطور طالب حق قادیان میں آجاویں تو میں زبانی ان کو تبلیغ کر سکتا ہوں''۔ اور لکھا کہ رسالہ قطع الوتین میں جو جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں، وہ اس وقت تک قابل اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جب تک اسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افتراء اور جھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے اور اُن کا اس وقت کے کسی مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کئے گئے اور ان کی اس تیئیس سالہ وحی یعنی مفتریات کو پیش کرنا چاہیئے کہ وہ اب کہاں ہے۔ حافظ صاحب کے اشتہار کا جواب دینے کے بعد آپ نے ندوہ کے علماء پر اتمام حجت کے لئے اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ کو مع دلائل پیش کیا۔ اور قادیان سے ایام جلسہ میں امرتسر ایک وفد بھیجا۔ امرتسر پہنچ کر وفد کو معلوم ہوا کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے ندوہ والوں سے مشورہ کئے بغیر از خود اشتہار شائع کیا تھا۔ ندوہ کے سیکرٹری سے اس سے متعلق کوئی اجازت یا مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔ لہذا وفد نے انفرادی رنگ میں لوگوں تک سلسلہ کا پیغام پہنچایا اور تحفۃ الندوہ لوگوں میں تقسیم کر کے اس کی خوب اشاعت کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah
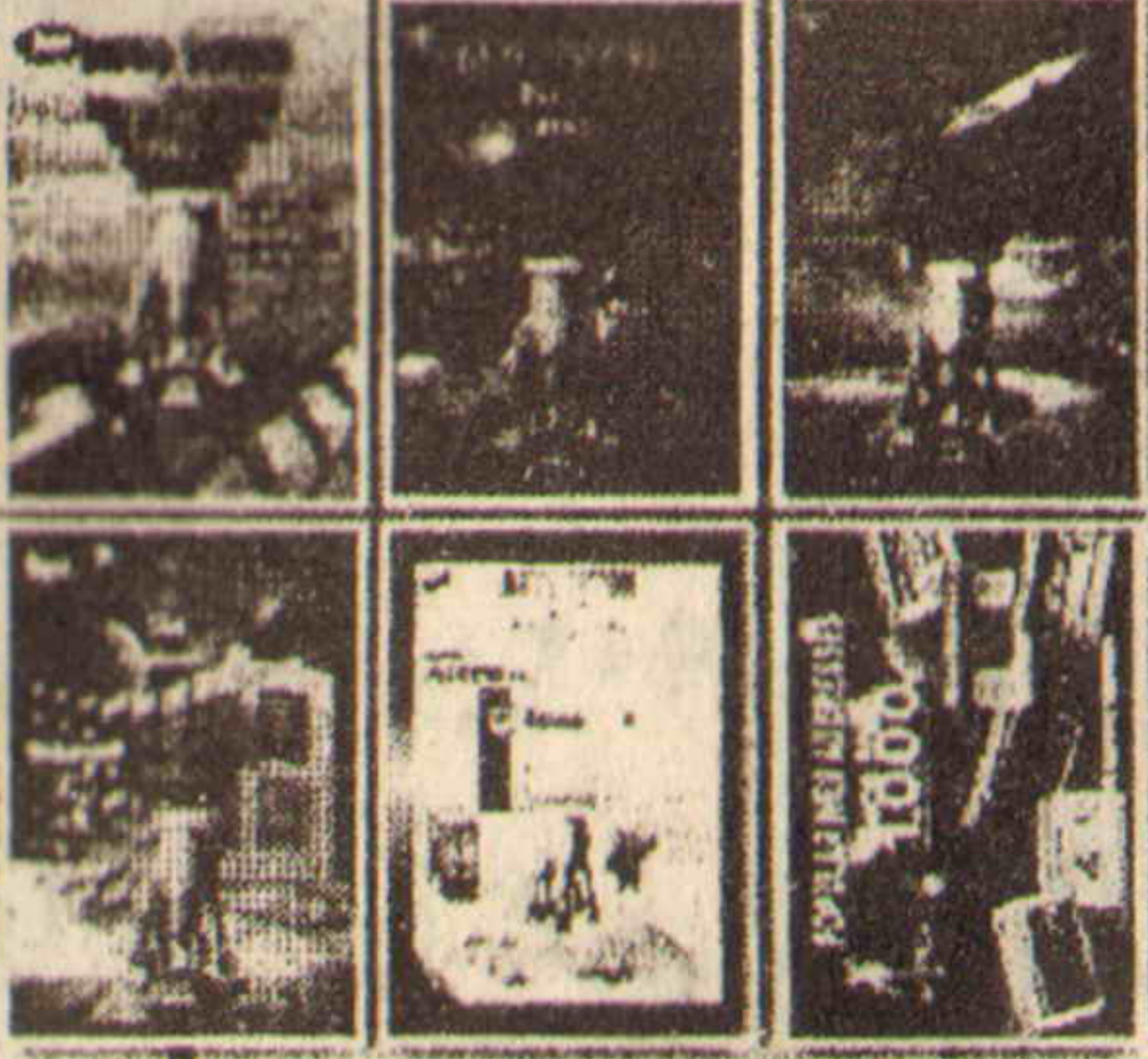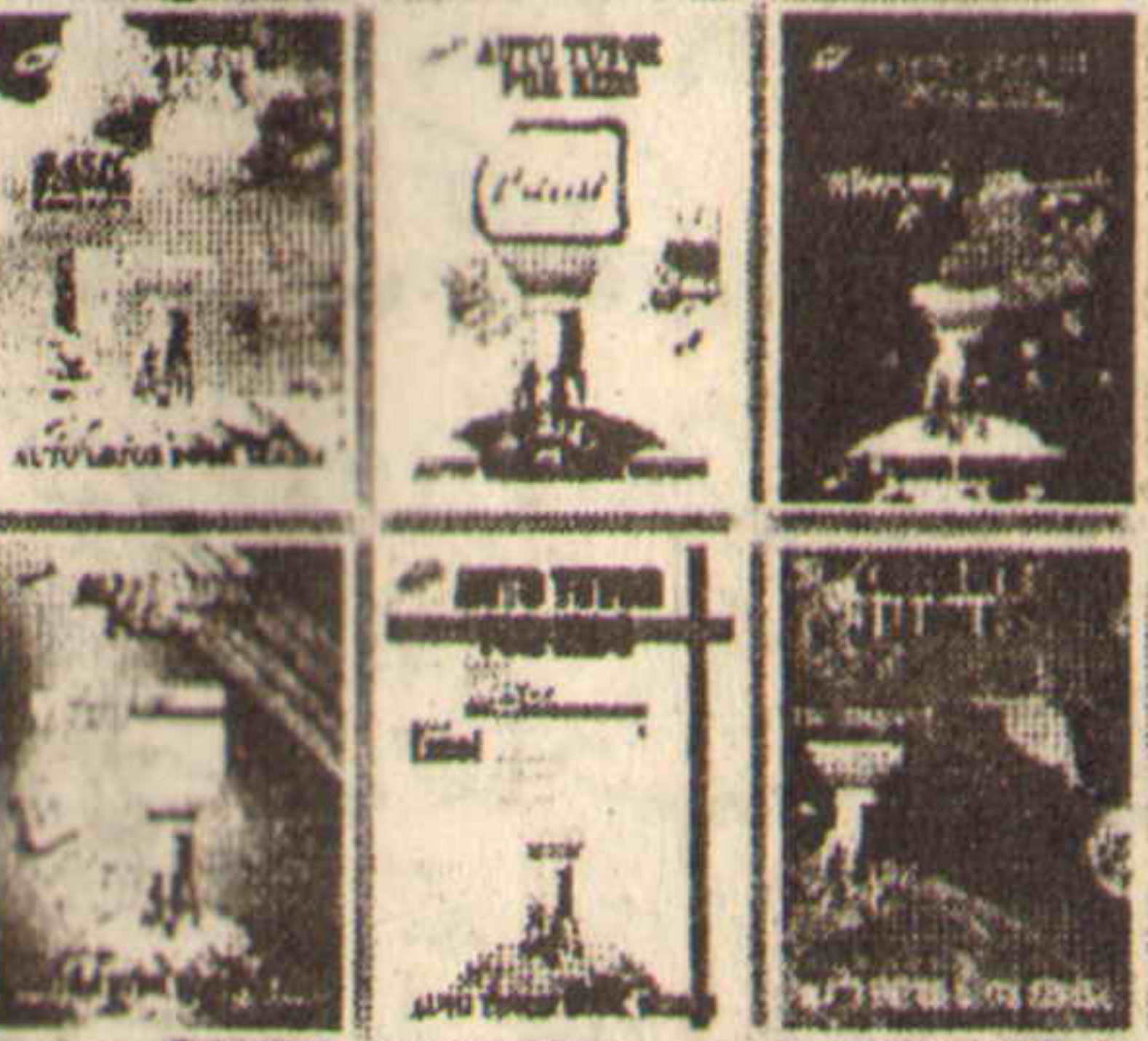
AUTO TUTOR BOOK SERIES

For Beginners & Kids

Written by Muzaffar Aijaz

AUTO TUTOR کتب سے اب ہر آٹھویں پاس شخص بھی خود ہی بغیر ٹیچر کے کمپیوٹر سیکھ سکتا ہے اگر یقین نہ آئے تو ایک مرتبہ ان کتب کو ضرور دیکھیں اردو اور انگلش میں لکھی گئیں Kids Series کتب میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ اگر سکول میں کمپیوٹر کا ٹیچر میسر نہیں ہے تو کسی بھی مضمون کا ٹیچر ہماری ان کتب کی مدد سے بغیر ٹیچر کے پہلے خود کمپیوٹر کو Operate کرنا سیکھ جائے گا اور پھر وہ بچوں کو کمپیوٹر Operate کرنا سکھا سکے گا۔ چاہے وہ ٹیچر اسلامیات کا ہی ہو۔

ہمارے کمپیوٹر میگزین AutoMag سے آپ کمپیوٹر سے تعلق رکھنے والی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

آٹو ٹیوٹر کتب اور میگزین ہر بک ڈپو پر دستیاب ہیں۔

سٹاکسٹ: پرنس بک ڈپو، چوک اردو بازار لاہور، فون: 7350173-7358667

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود — فون رہائش: 211649

الفضل جیولرز

یادگار چوک ربوہ

سونے کی واپسی بغیر کاٹ کے
ریڈی میڈ زیورات خوبصورت اور فینسی
ڈیزائنوں میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں

فون دوکان: 04524-213649
موبائل: 0320-4465149

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اعلیٰ کوالٹی کے زیورات کا مرکز

بھائی بھائی گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

فون: 211158۔ گھر 214454

GULD KEY — Smta

ایم ٹی اے کیلئے معیاری ڈش انٹینا رسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی سپیشل پیکیج دستیاب ہیں۔ نیز اے سی سپلٹ یونٹ فریج، فریزر کی فٹنگ اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد احمد داؤد / ظہور احمد

فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سی این جی

(تحریر: مبارک احمد منہاس صاحب)

گذشتہ چند سالوں سے پاکستان میں سی این جی پر گاڑیاں چلانے کا رواج ترقی پا رہا ہے۔ سی این جی انگریزی کے لفظ (Compressed Natural Gas) کا مخفف ہے۔ اگرچہ ترقی یافتہ ممالک میں اس ایندھن کو بطور ماحول دوست (Enviroment Friendly) کے طور پر اپنایا گیا ہے لیکن پاکستان اور اس جیسے ترقی پذیر ممالک میں اس کا استعمال سستا ایندھن ہونے کی وجہ سے رواج پا رہا ہے۔ اس مضمون میں اس کا استعمال، فوائد اور چند تکنیکی پہلوؤں پر روشنی ڈالوں گا۔

سی این جی کیا ہے؟

ہمارے گھروں میں استعمال ہونے والی سوئی گیس (Natural Gas CH4) کا کمپریسر کے ذریعے دباؤ (Pressure) بڑھا دیا جاتا ہے۔ کمپریسر میں داخل ہوتے وقت اس کمپریسر کے ڈیزائن کے مطابق کمپریسر (8psi سے لے کر 35psi تک عموماً) کو بڑھا کر 3600psi تک لے جایا جاتا ہے۔ پھر اس ہائی پریشر والی گیس کو سٹور کر لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے مخصوص سلنڈر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا ٹیسٹ پریشر عموماً اس میں سٹور کئے گئے پریشر سے ڈیڑھ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اس ہائی پریشر گیس کو Dispusers کے ذریعہ سے گاڑیوں میں موجود سلنڈر میں بھر دیا جاتا ہے۔ گیس کا اس قدر پریشر بڑھانے کے باوجود یہ گیس کی حالت میں ہی رہتی ہے۔

سی این جی کمپریسرز
(CNG Compressors)

اس وقت پاکستان میں مختلف ممالک کے مختلف Capacities کے کمپریسرز استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان ممالک میں کینیڈا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، چائنا اور برطانیہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کمپریسرز کو نہ صرف پٹرول پمپ پر بلکہ اپنی ذاتی زمین پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ سے اجازت لی جاتی ہے۔ تمام کارروائیاں مکمل ہونے تک آپ اس کو Operational نہیں کر سکتے۔ سی این جی کمپریسر چونکہ ایک ہائی پریشر Equipment ہے اس لئے اس کی دیکھ بھال پڑھے لکھے ٹیکنیکل عملہ سے کروانی چاہیے۔

CNG Conversion

پٹرول گاڑی کو سی این جی پر چلانے کے لئے اس میں سی این جی کٹ اور سلنڈر لگوانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد ہی گاڑی سی این جی پر چلنے کے قابل ہوتی ہے۔ سی این جی کٹ لگوانے کے بعد گاڑی پٹرول اور گیس دونوں پر چل سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے گاڑی کے اندر ایک سوئچ لگا دیا جاتا ہے۔ جس سے آپ اندر بیٹھے گاڑی کو پٹرول یا گیس پر کر سکتے ہیں۔ آگے انجن کے پاس مناسب جگہ دیکھ کر کار کی باڈی کے ساتھ کٹ لگا دی جاتی ہے۔ جو کہ گیس ریگولیٹر کا کام کرتی ہے۔ کیونکہ پیچھے ڈگی میں موجود سلنڈر سے ہائی پریشر گیس اس ریگولیٹر میں داخل ہوتی ہے۔ جو اس ہائی

پریشر گیس کو Atmospheric Pressure تک لے آتا ہے۔ اور پھر یہاں سے گیس ایک پائپ کے ذریعہ سے کاربولٹر تک پہنچا دی جاتی ہے۔ جو کہ انجن میں جا کر جلتی ہے۔ جب گاڑی گیس پر چلتی ہے۔ اس وقت پٹرول کی ترسیل کو ایک Solenoid کے ذریعہ منقطع کر دیا جاتا ہے۔

سی این جی کے استعمال کے فوائد

گیس پر گاڑی چلانے کے بہت سے فوائد ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ ماحول دوست ایندھن ہے۔ کیونکہ اس میں کاربن کی مقدار پٹرول کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے دھواں میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ کی مقدار کم ہوتی ہے۔ میتھین (سی این جی) کا آکٹین نمبر پٹرول کے مقابلہ پر بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے گاڑی کے انجن میں Knocking نہیں ہوتی ہے۔ اور گاڑی کے انجن کی لائف بڑھتی ہے۔ اس کے استعمال سے سپارک پلگ اور انجن آئل کافی دیر بعد تبدیل کروانا پڑتا ہے۔ اور سب سے بڑا فائدہ آپ کے روپے کی بچت کی صورت میں نکلتا ہے۔ بہتر نتائج کے لئے سب سے پہلے Air Filter ہے۔ اس کو وقتاً فوقتاً صاف کرواتے رہیں۔ اور اگر گندا ہو جائے تو تبدیل کر لیں۔ صبح کو گاڑی پٹرول پر سٹارٹ کریں اور تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد اسے گیس پر کر لیں۔ اور رات کو گاڑی کھڑی کرنے سے پہلے اس کو پٹرول پر کر لیں۔ گیس فلنگ ان فلنگ اسٹیشنوں سے کروائیں جن کے کمپریسر نئے ہوں اور Proper Filtration کا انتظام ہو۔ سال میں ایک مرتبہ کٹ سیلنڈر کی سروس ضرور کروالیں۔ اگر گیس **لیکج** محسوس ہو تو فوراً سیلنڈر کا والو بند کر کے نزدیکی مکینک کے پاس جائیں۔ سی این جی کٹ اور سیلنڈر ہمیشہ امپورٹڈ اور برانڈ نیو لگوائیں۔

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی درخواست پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان میں ایک نئے شعبہ ''ایڈیشنل عمومی'' کی منظوری عطا فرمائی ہے اور اس شعبہ کے لئے مکرم احمد محمد احسن صاحب کا تقرر اگست ۲۰۰۲ء سے بطور ''ایڈیشنل مہتمم عمومی'' منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆☆☆

سندھ کا ایک قدیم شہر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد

(مکرم منور احمد صاحب۔ حیدرآباد)

پاکستان کا پانچواں بڑا شہر اور سندھ کا دوسرا بڑا شہر حیدرآباد اپنی بہت سی خصوصیات کی بناء پر امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ کبھی یہی حیدرآباد یہاں کے گھروں کی منفرد بناوٹ کی وجہ سے روشن دانوں کا شہر کہلاتا تھا۔ ان دِنوں حیدرآباد نیرون کوٹ کہلاتا تھا۔

تاریخ سندھ میں رقم ہے کہ:-

''داؤد پوترے اور کلھوڑے جنہیں حیدرآباد کو آباد کرنے کا سہرا جاتا ہے۔ خود کو حضرت عباسؓ (عم حضرت محمد ﷺ) کی نسل سے بتاتے ہیں۔ اس بحث سے متعلق کہ کلھوڑے اور داؤد پوترے حضرت عباسؓ کی نسل سے ہیں یا نہیں کئی کتابیں مرتب کی گئیں اور کئی لوگوں نے بیانات قلمبند کروائے۔ لیکن اگر کلھوڑے اور داؤد پوترے حضرت عباسؓ کی نسل نہ بھی ہوتے اور ویسے ہی کارنامے انجام دیتے جیسے انہوں نے اپنی فتوحات کے دیئے تو تاریخ کے ایوانوں میں انہیں وہی مقام حاصل ہوتا جو آج بھی حاصل ہے''۔

(تاریخ سندھ جلد ششم حصہ اوّل از غلام رسول مہر (عہد کلھوڑا) صفحہ ۳۵۔۳۶ سندھی ادبی بورڈ)

کلھوڑوں اور داؤد پوتروں نے ۱۶۱۷ء میں شکارپور کی بنیاد رکھی اور پھر ۱۷۳۷ء میں ٹھٹھہ کی جو کہ صوبے کی حیثیت رکھتا تھا۔ ٹھٹھہ کو ایک مشہور شخصیت میاں نور محمد خان کے حوالے کر دیا گیا اور اسی دور میں نیرون کوٹ (حیدرآباد) میں میاں نور محمد خان نے تعلیم و تدریس کا آغاز کیا اور ایک پرائمری اسکول کا آغاز کیا جو کہ بعد میں تعلیم و تدریس کا مشہور ادارہ بن گیا اور پھر نور محمد ہائی سکول کے نام سے کام کرنے لگا جو کہ آج بھی حیدرآباد کی مشہور اور اعلیٰ درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس دور میں سندھ کا دارالحکومت حیدرآباد تھا اور اسی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی۔

دریائے سندھ نے جب اپنا رخ بدلا جو کہ پہلے خدا آباد کے ساتھ بہتا تھا تو جدید حیدرآباد کی ابتداء ہوئی۔ اس وقت حیدرآباد پر مغلوں کا راج تھا کلھوڑے اور داؤد پوترے اپنے زوال پر تھے۔ اپنے دور میں انہوں نے بہت سے قلعے اور حویلیاں بنوائیں جن کے آثار آج بھی واضح موجود ہیں۔ حیدرآباد کا پکا قلعہ جو کہ حیدرآباد کے مصروف ریلوے اسٹیشن سے چند قدم کے فاصلے پر موجود ہے اس کا واضح ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ ان کی مختلف حویلیاں جو کہ حیدرآباد اور ٹھٹھہ کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔ حیدرآباد پر کلھوڑوں اور داؤد پوتروں کے راج کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حیدرآباد کا کچا قلعہ جس کے بہت معمولی آثار ہیں اور ان کلھوڑوں اور داؤد پوتروں کے مزار اور قبریں جو کہ کثیر تعداد میں حیدرآباد اور اس کے گردونواح میں موجود ہیں ان کی تاریخ کا پتہ دیتے ہیں۔

جدید حیدرآباد

آج حیدرآباد کی کل آبادی تقریباً ۱۰ لاکھ سے زائد ہے اور تجارتی اور صنعتی لحاظ سے بھی حیدرآباد کو ملکی سطح پر انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہم حیدرآباد کا تجارتی اور صنعتی جائزہ لیں تو یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے۔ اندرون سندھ سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حاصل ہونے والی کپاس کی کھپت کی وجہ سے حیدرآباد میں بہت سے ٹیکسٹائل گروپ موجود ہیں جو کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں کپاس کی مصنوعات کو پہنچاتے ہیں ان میں دھاگہ اور کپڑا دونوں تیار ہوتے ہیں۔ ۹۸۔۱۹۹۷ء میں حکومت پاکستان نے اس اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے حیدرآباد میں انڈسٹریل زون قائم کرنے کا اعلان کیا تھا اور منصوبہ بھی بنایا گیا تھا لیکن بدقسمتی سے اس پر عملدرآمد نہیں ہوسکا۔

حیدرآباد میں ادویات تیار کرنے والی فیکٹریاں بھی موجود ہیں اور اسی وجہ سے اندرون سندھ ان ایلوپیتھک ادویات کی تجارت بھی کی جاتی ہے۔ جس میں ہومیوپیتھک اور حکمت بھی شامل ہیں۔ حیدرآباد میں موجود سیمنٹ فیکٹری بھی ملکی سطح پر انتہائی اہم ہے اور ملک کی چند بڑی سیمنٹ فیکٹریز میں شمار ہوتی ہے۔ حیدرآباد میں موجود چوڑی کی صنعت پورے پاکستان میں مشہور ہے اور پاکستان کے علاوہ بیرون ملک بھی اس صنعت سے زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ شیشہ سازی کے کارخانے بھی حیدرآباد میں موجود ہیں جو دوسرے شہروں سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ حیدرآباد کی پھلوں اور سبزی کی منڈی ملک کی بڑی منڈیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کی اہمیت کی وجہ حیدرآباد اور اندرون سندھ پیدا ہونے والا اعلیٰ نسل کا آم، امرود اور کیلا ہیں جو کہ بیرون ملک بھی برآمد کیا جاتا ہے۔ یہاں پیدا ہونے والا آم ملک میں کسی اور جگہ پیدا نہیں ہوتا جو کہ اپنی لذت میں خاص انفرادیت رکھتا ہے۔ گلاب کی کاشت اور پیداوار بھی حیدرآباد میں اچھی ہے اور یہاں کا گلاب ملک کے مختلف شہروں کو بھیجا جاتا ہے۔ جو کہ بہت سے کاموں میں استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حیدرآباد میں موجود دستکاریوں اور صنعتوں میں صابن، سرسوں کا تیل، سندھی ٹوپیاں، اجرک، کھڈی اور لاتعداد چھوٹی بڑی صنعتیں شامل ہیں۔

تعلیمی جائزہ

حیدرآباد جو کہ ہمیشہ سے تعلیم و تدریس کے سلسلہ میں مشہور رہا ہے۔ آج بھی پاکستان کے صفِ اوّل کے شہروں میں سے ہے۔ حیدرآباد کے تعلیمی اداروں میں حیدرآباد پبلک ہائی اسکول، ماڈل اسکول، نور محمد ہائی اسکول ڈگری کالجز اور یونیورسٹیز میں سندھ یونیورسٹی (جامشورو) جہاں تقریباً ۵۲ شعبہ جات سے متعلق گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ پاکستان کی کسی اور یونیورسٹی میں اتنے شعبہ جات نہیں ہیں۔ مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ جو کہ ملکی سطح پر انتہائی اہم ہے۔ جس میں تقریباً انجینئرنگ کے ۱۲ شعبہ جات موجود ہیں۔ زراعت کے میدان میں بھی جدید تعلیم کے لئے زرعی یونیورسٹی (ٹنڈوجام) ضلع حیدرآباد میں کافی عرصہ سے خدمات انجام دے رہی ہے اور زراعت میں شاگردوں کو اعلیٰ تعلیم اور ڈگریاں فراہم کرتی ہے۔ پرائیویٹ کالجز میں بھی ملک کے انتہائی مشہور کالجز حیدرآباد میں موجود ہیں جو کہ حکومتی اداروں کے ساتھ ساتھ طلباء کو جدید تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔

اہم مقامات

حیدرآباد کے اہم مقامات میں حیدرآباد ہائی کورٹ، اولڈ کیمپس (یونیورسٹی)، ٹاور مارکیٹ، سول ہسپتال، راجپوتانہ ہسپتال، آغا خان ہسپتال، امریکن ہسپتال، کوٹری بیراج، جام شورو بیراج، حیدرآباد بائی پاس، سندھ رجمنٹ، حیدرآباد ائیرپورٹ، پٹھان کالونی، گدو اور لطیف آباد وغیرہ شامل ہیں۔ حیدرآباد کا شاہی بازار جو کہ ایشیاء کا سب سے بڑا بازار ہے۔ حیدرآباد کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔

لطیف آباد کو ہم جدید حیدرآباد کا ایک واضح نشان کہہ سکتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا طرز رہائش بہت اچھا ہے۔ لطیف آباد دریائے سندھ کے بالکل ساتھ آباد ہے۔ جس کے

تین اطراف بند بنائے گئے ہیں۔

تفریحی مقامات

حیدرآباد میں آبادی کی کثرت اور اس حد تک اہم ہونے کے باوجود تفریحی مقامات کی کمی ہے۔ یہاں کا رانی باغ ہی ایک واحد تفریحی مقام ہے۔ ایک واٹر پارک بھی حال ہی میں بنایا گیا ہے۔ جامشورو بیراج پر موجود چند ہوٹل جو کہ پلہ مچھی کے لئے مشہور ہیں، اپنے اندر ایک انفرادیت رکھتے ہیں۔ حیدرآباد کا نیاز اسٹیڈیم جہاں کبھی کبھار انٹرنیشنل کرکٹ میچز کھیلے جاتے ہیں حیدرآباد کا اہم تفریحی مقام ہے۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد کو قربانی کے میدان میں انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ ۹ جون ۱۹۸۵ء کو حیدرآباد میں مشہور معالج چشم مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید کردیئے گئے۔

۲۹ جولائی ۱۹۸۶ء کو مکرم بابو عبدالغفار صاحب نے شہادت پائی۔ حیدرآباد کے بہت سے احباب نے راہ مولیٰ میں اسیر ہونے کی سعادت پائی اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع حیدرآباد کو حیدرآباد سے ملحقہ علاقوں کے اسیران کی مہمان نوازی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ یہ تمام اسیران اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوری اور فروری ۲۰۰۲ء میں تقریباً تین سال قیدوبند کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد باعزت بری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو قربانی کے ہر میدان میں سب سے آگے رکھے۔ آمین

امدادی کتب

۱۔ قرآۃ دولت عباسیہ از دولت رام شائع شدہ ۱۸۵۰ء

۲۔ جواہر عباسیہ از شیخ محمد اعظم صاحب

۳۔ تاریخ مراد از سید مراد شاہ گردیزی شائع شدہ ۱۸۷۶ء

سائیکلوں کی دنیا میں منفرد نام گذشتہ 22 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں مصروف عمل

احباب جماعت کیلئے ہم نئی سے نئی ورائٹی پیش کرتے ہیں۔

سہراب، پیکو، اورین، ریسی سائیکل، شاک والے سائیکل، ایگل، سونیگس، گیئروں والے سائیکل، چائنا، ورزشی سائیکل

نئے سائیکل و سپیئر پارٹس کا بااعتماد ادارہ

اشفاق سائیکل ورکس کالج روڈ ربوہ

فون گھر: 211815 دکان: 212592pp

خدمتِ دین کو اِک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

حضور پُرنور کی درازیٔ عمر کے لئے
ہمیشہ دعا گو ہیں

منجانب
تنویر اقبال
حلقہ غلام محمد آباد۔ ضلع فیصل آباد

جلسہ سالانہ جرمنی کے
کامیاب انعقاد پر مبارک باد
پیش کرتے ہیں

دعا گو
مراد جیولرز
ریل بازار فیصل آباد

ٹیک نی ٹیسٹ
اوورسیز اینڈ لوکل ایمپلائمنٹ ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر
نوید احمد خاں چیئرمین

ٹیک نی ٹیسٹ
11 54/C سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون: 418418 (051)
فیکس: 427162 (051)

ٹیک نی ٹیسٹ
27 مین روڈ سمن آباد لاہور
فون: 7593332,7584724 (042)
فیکس: 7589939 (042)

ٹیک نی ٹیسٹ
239/A بلاک 11 P.E.C.H.S شاہراہ قائدین کراچی
فون: 4386383,4556623 (021)
فیکس: 4555083 (021)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جب کہ تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوتے ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے امام مہدی کا لفظ کیوں استعمال ہوا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں تمام انبیاء کرام کو المہدی یعنی ہدایت یافتہ کہا گیا ہے۔ یہ کوئی نئی اصطلاح نہیں۔ اہل قرآن کا نظریہ مہدویت اس کے بالکل برعکس ہے ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ''مہدی'' کی کوئی اصطلاح نہیں تھی بلکہ یہ بعد میں آنے والوں کی اختراع ہے اور یہ لفظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چند صدیوں کے بعد یہود کے نظریات کے مطابق ایجاد کیا گیا۔ علامہ اقبال کا بھی یہی خیال تھا کہ اسلام میں مہدی کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ یہ ایک ایرانی نظریہ ہے جو بعد میں اسلام میں رواج پا گیا۔ وہ اپنے دعویٰ کی بنیاد اس استدلال پر رکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں لفظ مہدی موجود نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال صرف ان لوگوں کی کم علمی پہ مبنی ہے حالانکہ قرآن کریم میں مہدی کا تصور نہ صرف موجود ہے بلکہ تین مقامات پر نبیوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ مہدی کی شکل میں موجود نہیں لیکن مہدی کے

جو معنی ہیں یعنی ہدایت یافتہ بیان کر کے نبیوں کی طرف اس کو منسوب کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں نبیوں کے ناموں کی ایک لمبی لسٹ بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ہم نے ان سب کو امام بنایا (یہاں صرف مہدی ہی نہیں بلکہ لفظ امام بھی نبیوں کے لئے استعمال ہوا ہے) يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وہ ہماری طرف سے ہدایت پا کر پھر آگے ہدایت دیتے ہیں جو شخص کسی سے ہدایت پا کر ہدایت دے وہ المہدی ہے پس یہ دونوں لفظ امام اور المہدی سوائے انبیاء کرام اور کسی کے لئے قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوئے۔ سورۃ فاتحہ میں بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقيم۔ اهدنا کا مطلب ہے ہمیں ہدایت دے۔ اگر یہ دعا قبول ہو جائے تو دعا کرنے والا ہدایت یافتہ بن جاتا ہے صراط الذين انعمت عليهم کو قرآن کریم کی دوسری آیت کے ساتھ یعنی من يطع الله والرسول (النساء ۷۰) سے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت یافتہ چار گروہوں میں منقسم ہوتے ہیں جن میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ المہدی یعنی نبی ہے۔ اس مقام تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں راستہ ہر ایک کیلئے کھلا ہے۔ اگر اس کی شرائط پوری کر دی جائیں اور اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پیروی کی جائے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں وہ نبوت کے مقام تک پہنچ سکتے ہیں جو اس سے ذرا کم پیروی کریں گے وہ نبوت سے کم درجات، صدیقین، صالحین اور شہداء کے مقام کے مستحق ہونگے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے حضور نے فرمایا قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے اس پر غور کرنے اور اس کے مضامین ایک دوسرے سے ملا کر دیکھنے سے حقائق نہایت واضح ہو

جاتے ہیں گو ایک عام انسان کی نگاہ سرسری نظر میں اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

سوال: بعض یورپین کہتے ہیں کہ تمہارا مذہب تو اچھا ہے لیکن یہ ایشین مذہب ہے اس لئے ہم اسے اختیار نہیں کر سکتے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

جواب: فرمایا! کہ دراصل سوال کرنے والے صاحب یہاں مذہب کو کلچر سے ملا رہے ہیں جو اصولاً غلط ہے۔ مذہب کا مقابلہ مذہب سے کرنا چاہئے۔ اس لحاظ سے تو عیسائیت بھی مشرقی ہے۔ مذہب کیلئے جگہ کی کوئی قید نہیں۔ کوئی مذہب مشرقی یا مغربی نہیں ہوتا اور اسلام کا تو دعویٰ ہی عالمگیر مذہب ہونے کا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسلام کے متعلق اعلان کرتا ہے کہ اسلام کا نور نہ مشرق سے متعلق ہے اور نہ مغرب سے (لاشرقية ولاغربية) نیز اسلام کے پیروکاروں کو امۃ وسطاً قرار دے کر اسلام کو وسطی مذہب کہا ہے پس اس مذہب کو جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی ہے بلکہ عالمگیر ہونے کا اعلان کر رہا ہے کس طرح مشرقی مذہب قرار دے کر رد کیا جا سکتا ہے؟ اسلام میں وہ تمام خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک عالمگیر مذہب میں ہونی چاہئیں۔ لہذا اس کا تعلق کسی خاص علاقے یا زمانے سے نہیں۔

سوال: خلافت احمدیہ کی بقا اور دوام کیلئے کیا ذرائع اختیار کئے گئے ہیں؟

جواب: فرمایا! جہاں تک جماعت احمدیہ کی خلافت کا تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دے دی تھی کہ آپ کی خلافت تا قیامت جاری رہے گی۔ فرمایا یہ اسی طرح ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت اب تک قائم ہے۔ یہ سوال اس وقت زیر بحث نہیں کہ وہ خلافت حقہ تھی یا نہیں لیکن بہرحال جاری ہے۔ اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہزار سال تک خلافت صالح جاری رہنے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی اور آپ کو ایک ہزار سال کا مجدد قرار دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے بعد زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک روزمرہ کے مسائل کا تعلق ہے، خلیفہ وقت ان کو بخوبی حل کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس فتنے سے آگاہی اور نبٹنے کے مکمل وسائل رکھتا ہے جو خلافت احمدیہ کے مستقبل کے لئے باعث خطرہ ہو سکتے ہیں۔ فرمایا! جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ایک منظم جماعت ہے اور ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس دنیا میں اس قسم کی یا اس سے بہتر جماعت موجود نہیں خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی۔ جماعت احمدیہ کی کوئی بھی شاخ خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اس طرح سے منظم ہے کہ ہر حصہ اپنے اپنے طور پر سرگرم عمل ہے۔ ہمارا نظام جمہوری ہے جو کہ تمام دنیا میں کام کر رہا ہے اور کوئی بھی شخص اپنے متعلق غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ نہیں کر سکتا بلکہ وہ کسی قسم کا پراپیگنڈہ نہ تو کرتا ہے اور نہ ہی اسے اس بات کی اجازت دی جاتی ہے حتیٰ کہ جو شخص کسی عہدے کے لئے چنا جاتا ہے وہ اپنا نام بھی خود پیش نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی اس نظام کا نگران نظام خلافت ہے۔ اگر کسی جگہ انتخابات میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو خلافت کے نمائندے اس بات کا دھیان رکھتے ہیں کہ کسی قسم کا نقصان پہنچنے سے پیشتر اس حصے کو الگ کر دیا جائے جو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمدہ اور اعلیٰ نظام ہے کہ جس میں نظام خلافت اللہ تعالیٰ کا خادم بن کر جمہوری خیالات کی نگرانی کرتا ہے۔

فرمایا! اس سے پیشتر اسلام میں بھی ایسے کسی نظام کی مثال نہیں ملتی۔ یہ دنیا میں اپنی قسم کا واحد نظام ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود کو آپ کی پیدائش سے پیشتر ہی مصلح موعود قرار دیا گیا تھا کہ آپ کی پیدائش سے قبل کوئی شخص ایسا شاندار نظام قائم کرنے کے قابل نہیں ہوا جو نہایت درجہ متوازن ہو۔ اس نظام میں اوپر سے لے کر نیچے تک کوئی نہ کوئی آنکھ اس کی نگرانی کر رہی ہوتی ہے یہاں تک کہ نائیجیریا کے دور دراز علاقے میں واقع ہونے والی معمولی سے معمولی بات بھی خلیفۂ وقت سے چھپی نہیں رہ سکتی۔

سوال۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آسان بنایا ہے اس کے باوجود مسلمانوں میں اختلافات کیوں ہیں؟

جواب۔ فرمایا! مسلمانوں کو آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو آسان بنانے کا اعلان کیا ہے پھر بھی دنیا کی ایک بہت بڑی تعداد اس کو سمجھ نہیں سکی اور اس طرح عیسائی صاحبان پر بھی یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے پیغام کو اس وقت کے یہود نے کیوں قبول نہیں کیا حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے بار بار ان کو بتایا کہ میں ہی سیدھا راستہ ہوں اور صرف ایک ہی راستہ ہوں لیکن اس کے باوجود یہود کو وہ راستہ نظر نہ آیا۔ فرمایا! اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی پہلی آیت میں بیان فرمائی ہے۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین۔ یعنی سچائی کو سمجھنے اور پہچاننے کے لئے اور پھر اس سچائی کو مخالفت کے باوجود قبول کرنے کی جرأت صرف متقیوں کو ملتی ہے۔ صرف وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں سچائی کو دیکھ کر یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ یہ سچ ہے اور ایسے لوگ دنیا میں بہت کم ہیں۔

سوال: کیا تمام گذشتہ نبیوںؑ کا پیغام ان کی اپنی مخصوص قوم کے لئے ہی تھا؟

جواب: فرمایا! قرآن کریم کے متعدد بیانات کی روشنی میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ان انبیاء کی بعثت صرف خاص قبیلوں اور علاقوں کی طرف تھی لیکن ان کا پیغام صرف ان لوگوں تک محدود نہ تھا۔ ان کے دائرہ عمل میں آنے والے لوگ بھی ان کے مخاطب تھے مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کے حالات قرآن کریم نے مفصل طور پر بیان کئے ہیں اگرچہ وہ قوم اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے فرعون کو بھی ندائے حق پہنچاتے ہوئے ایک خدا کو قبول کرنے کی دعوت دی جبکہ فرعون کا اسرائیلی قوم سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر اس سے یہ توقع رکھی گئی کہ وہ ایک خدا پر ایمان لائے۔ اگر فرعون کو خدا کی طرف بلانا حضرت موسیٰؑ کے مشن میں شامل نہ تھا تو پھر قرآن کریم فرعون کے انکار کو نہ صرف اپنی بلکہ قوم کی تباہی کا ذمہ دار کیوں گردانتا ہے اور نہ مان کر وہ دوزخی کیسے ہو گیا۔ اسی طرح قرآن کریم نے فرعون کی قوم کے ایک آدمی کے متعلق واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ ایمان لا چکا تھا لیکن اس کا اظہار نہیں کر رہا تھا جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو مارنے کا پروگرام بنایا تو وہ بے اختیار بول اٹھا کہ تم موسیٰؑ کو اس کے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے اور اس سلسلہ میں اس نے ایک ایسا بیان دیا جو خدا تعالیٰ کو اتنا پیارا لگا کہ اسے قرآن کریم میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جو یہ ہے اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ کہ تم موسیٰ کو مارنے کی کوشش کرتے ہو عقل کی بات کرو۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کی سزا اس کو ہی ملے گی لیکن اگر وہ سچا ہے تو پھر تمہاری تباہی لازمی ہے۔ کتنے

خوبصورت طریقے سے اس نے دعویٰ ءنبوت کرنے والوں کا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ فرمایا! میں جو نقطہ ثابت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ شخص قوم فرعون میں سے تھا لیکن قرآن کریم کے مطابق حضرت موسیٰؑ پر ایمان لا چکا تھا اسی طرح قرآن کریم میں بیان کردہ واقعہ جس میں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور ابلیس کے مابین اس گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت آدمؑ کی پیدائش سے پہلے ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے صرف فرشتوں کو اطاعت کا حکم دیا تھا لیکن انکار کی سزا ابلیس کو ملی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ براہ راست مخاطب نہیں ہوتے وہ بھی اس احاطے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان کے مطابق ایک نبی کی آمد نہ صرف لوگوں کی مذہبی دنیا پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ مادی دنیا پر بھی اس کا گہرا اثر پڑتا ہے ہر نبی کے ساتھ ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔

سوال: حضرت عیسیٰؑ کے سفر کشمیر اور قبر مسیح کے متعلق ۲ ہزار سال تک دنیا کو کیوں خبر نہ ہو سکی؟

جواب: فرمایا! حضرت عیسیٰؑ کی کشمیر میں گزری ہوئی زندگی اس لئے بیرونی دنیا کی نظر سے پوشیدہ رہی کہ اس وقت بدھ ازم کے پیروکار مہاتما بدھ کی پیشگوئی کی بدولت بدھ کی آمد ثانی کے منتظر تھے چونکہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم اور بدھ مذہب کی تعلیم میں یگانگت پائی جاتی ہے اس لئے وہاں کے لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کو مہاتما بدھ کا نام دے کر قبول کر لیا اور چونکہ پیشتر ازیں ہجرت کر جانے والے اسرائیلی قبائل کو پیغام حق پہنچانا حضرت عیسیٰؑ کے مشن میں شامل تھا اس لئے حضرت عیسیٰؑ نے صرف عیسیٰؑ کا کردار ہی ادا نہیں کیا بلکہ بدھ کا کام بھی سنبھالا، نیپال میں نقش شدہ تحریرات سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ وہ جن کو بدھ سمجھا گیا، درحقیقت حضرت عیسیٰؑ ہی تھے۔ وہاں حضرت عیسیٰؑ کا نام درج ہے۔ فرمایا! میرے پاس اس دعویٰ کے ثبوت میں ایک کتاب موجود ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کو خلط ملط کیا گیا ہے وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ سے بطور مہاتما بدھ کے متعارف تھے اس لئے نام ''عیسیٰ'' منظر عام پر نہ آیا لیکن پرانی نقش شدہ تحریرات میں ان کا نام موجود ہے اور بدھ مذہب کے اس دعویٰ کے پس منظر میں کہ مہاتما بدھ کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ یہی راز ہے وہ شخصیت جس کا ذکر بدھ مت کے نام سے کیا جاتا ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا اور کنواری کے بطن سے پیدا ہونے والا واقعہ پہلے بدھ سے نہیں بلکہ دوسرے بدھ کی طرف منسوب ہوتا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ حقیقت دھندلا گئی اور لوگ اس کے متعلق مغالطے میں پڑ گئے۔ یہ تمام حقائق بدھ ازم کے لٹریچر میں آج تک موجود ہیں اور مغربی سکالرز بدھ مذہب کے پیروکاروں کی طرف سے بدھ کو حضرت عیسیٰؑ سے Mixup کرنے پر حیرت زدہ ہیں اور انھوں نے اسکے متعلق مختلف توجیہات دی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ شاید حضرت عیسیٰؑ پہلے ہندوستان گئے تھے اور بعد میں فلسطین آئے تھے لیکن یہ درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ان کے واقعات زندگی میں صلیب دیئے جانے کا ذکر ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کا کوئی وجود نہ تھا بلکہ مہاتما بدھ کی زندگی اور تعلیم کو فلسطین لا کر بدھ کو ہی عیسیٰؑ کا نام دے دیا گیا۔ فرمایا! حقیقت وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان کی ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰؑ کشمیر کی جانب ہجرت کر گئے کیونکہ بنی اسرائیل کے دس قبائل وہاں پیشتر ازیں ہجرت کر کے جا چکے تھے۔ وہاں بھرپور زندگی گزارنے کے بعد آخر کار ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپؑ کی قبر آج بھی سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔

سوال : ایک طرف قرآن کریم یہود ونصاریٰ کے اس رویہ کی مذمت کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کلیۃً جھوٹا قرار دیتے ہیں دوسری طرف قرآن کریم خود بھی گذشتہ مذاہب کو غلط قرار دیتا ہے۔ کیا اس میں تضاد نہیں؟

جواب: فرمایا! ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن کریم میں کوئی تضاد نہیں۔ ایسی الجھن صرف اس آیت کی بنیادی حقیقت سے ناواقفیت کی بناء پر پیدا ہوئی ہے اگر ہم اس کا پتہ کر لیں تو اس قسم کا الجھاؤ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ قرآن کریم نے یہود اور نصاریٰ کا ذکر اس رنگ میں کیا ہے کہ وہ دونوں کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ بالفرض اگر یہود حق پر ہیں تو ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام جھوٹے دعویدار تھے۔ ایسی حالت میں یہود یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ چونکہ عیسائیوں نے تورات کے صحیح مفہوم کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے اس کی طرف ایسی پیشگوئیوں کو منسوب کیا ہے جس کا کوئی وجود تورات میں نہیں ملتا۔ اس لئے ان کے مذہب کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس کے برعکس اگر عیسائی سچے ہیں تو یہود پر تورات کو غلط سمجھنے کا الزام آئے گا۔ خاص طور پر وہ حصہ جو حضرت مسیحؑ کے مظہر خدا ہونے کے متعلق ہے باوجود اس حقیقت کے کہ صدیوں سے یہود کو بتدریج تیار کیا جا رہا تھا تا کہ حضرت مسیحؑ کے ظاہر ہونے پر یہود اس کو قبول کر لیں لیکن وقت آنے پر وہ اپنے مسیحا کو پہچان نہ سکے لہذا اب ان کے مذہب کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ دونوں مذاہب اپنے اپنے دعویٰ کی بنیاد منطق اور کتاب پر رکھنے کی بجائے ایک دوسرے کی مخالفت پر رکھتے ہیں **لیست الیھود علی شیء** اور **لیست النصاریٰ علی شیء** کے الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ ان کا رویہ ایک دوسرے کے متعلق اس قدر متکبرانہ ہوتا تھا کہ وہ فوراً اپنے مدمقابل کو حتمی طور پر گمراہ قرار دے دیتے۔ قرآن کریم ان کے اس رویے کی مذمت کرتا ہے کیونکہ قرآن کریم کے مطابق تمام مذاہب میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے گو کسی میں تھوڑی اور کسی میں زیادہ قرآن کریم ہمیں اپنے دلائل و براہین کی بنیاد اپنی مذہبی کتاب اور منطق پر رکھنے کی ترغیب دیتا ہے قرآن کریم نے اپنے پیروکاروں کو اختلاف ہونے کی صورت میں یہی ایک طریقہ اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے "**ھاتوا برھانکم**" اے مسلمانو! تم اپنے مخالفوں سے ان کے دعویٰ کے حق میں دلیل مانگو۔ قرآن کریم کے مطابق صرف وہی زندہ رہنے کا حق رکھتا ہے جو براہین و دلائل کے بل بوتے پر زندہ رہتا ہے۔ قرآن کریم نے خود بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور اپنے فیصلوں کی بنیاد بھی اسی طریقے پر رکھی ہے باقی طریقوں کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔ احمدیوں کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ قرآن کریم تورات اور انجیل کو غلط قرار نہیں دیتا بلکہ ان دونوں کتابوں میں راہنمائی اور دانائی کی باتیں موجود ہیں البتہ ان کا کچھ حصہ بدل چکا ہے لیکن پوری کی پوری کتاب غلط نہیں اس لئے یہود ونصاریٰ کو اہل کتاب کا نام دیا گیا ہے۔ فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے نئے احکامات جب تک انسانی دخل اندازی سے محفوظ رہتے ہیں وہ صحیح رہتے ہیں لیکن اپنے نظریے کو ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ براہین و دلائل استعمال کرنے چاہئیں۔ اپنے کسی بھی دعویٰ کو کسی پر زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے۔

(مجالس عرفان و بحر عرفان۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی و لاہور)

☆☆☆

نواز آباد فروٹ ایگریکلچر نیچرل فارم

بذریعہ EM ٹیکنالوجی

میر پور خاص سے تقریباً 15 کلومیٹر حیدر آباد روڈ پر تقریباً 1600 ایکٹر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ **مینجمنٹ** باصلاحیت اسٹاف اور محنتی کارکنان کی بدولت صوبہ سندھ میں نیچرل فروٹ ایگریکلچر فارم کی حیثیت سے ایک کلیدی مقام رکھتا ہے۔ آم کی کم و بیش 35 اقسام کے علاوہ امردو، چیکو، الیچی، کیلا، فالسہ، کھجور، بیر، کرونده، ایواکاڈو، گنا، گندم، کپاس اور سورج مکھی وغیرہ یہاں کے مشہور پھل اور فصلیں ہیں۔ اور ہر قسم کی نرسری بھی دستیاب ہے۔ EM ٹیکنالوجی کے استعمال سے کیمیائی کھاد کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔ پھل اور فصلیں اور زمین اعلیٰ اور معیاری ہو گئی ہے۔

فون: 0231-60187

☆☆☆

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرکٹ کے دلچسپ ریکارڈز

(قیصر محمود۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

فرسٹ کلاس میں کمتر اسکور

1810ء فرسٹ کلاس کرکٹ میں کم ترین اسکور لارڈز پر دی بیز ٹیم کا رہا جب پوری ٹیم صرف 6 اسکور پر آؤٹ ہوگئی۔ لیکن 1877ء میں آکسفورڈ کے میدان پر آکسفورڈ یونیورسٹی اور ایم سی سی کے مابین 12 رنز کا مجموعہ تسلیم شدہ سمجھا جاتا ہے جب آکسفورڈ کی ٹیم ایم سی سی کے خلاف 12 اسکور پر آؤٹ ہوگئی۔ اسی طرح انگلینڈ میں ہی نارتھمپٹن شائر 1907ء میں گلوسیسٹر کے خلاف صرف 12 اسکور پر ڈھیر ہوگئی۔ پاکستان کی فرسٹ کلاس کرکٹ میں سب سے کم اسکور نیشنل بنک کا ہے جب پوری ٹیم 99-1998 میں پاکستان کسٹمز کے خلاف صرف 20 اسکور پر آؤٹ ہوگئی۔

ایک اوور میں چھ چھکے

ویسٹ انڈیز کے سر گیری سوبرز کو ایک اوور میں چھ چھکے لگانے کا اعزاز حاصل ہے لیکن کسی ون ڈے یا ٹیسٹ میں نہیں بلکہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں۔ گیری سوبرز نے 1968ء میں گلیمورگن کاؤنٹی کے خلاف میلکم ناش کے ایک اوور میں مسلسل چھ چھکے لگائے۔ اسی بدقسمت بالر کے خلاف 1977ء میں لنکاشائر کے فرینک ہیز نے ایک اوور میں مسلسل پانچ چھکے لگائے لیکن آخری بال پر چار رنز بن سکے۔ ایک اوور میں چھ چھکے لگانے کے کارنامہ کو صرف انڈیا کا روی شاستری ہی دہرا سکا ہے۔ 1984ء میں روی شاستری نے یہی کارنامہ بمبئی کی جانب سے بڑودہ کے خلاف تلک راج کو چھ چھکے لگا کر انجام دیا۔ مسلسل چھکوں کی بات چل نکلی ہے تو آپ کو بتاتے چلیں کہ ون ڈے اور ٹیسٹ کرکٹ میں اب تک ایک اوور میں مسلسل چار چھکے ہی لگ سکے ہیں۔ ٹیسٹ کرکٹ میں انڈیا کے کپیل دیو انگلینڈ کے ہمینگز کو اور ون ڈے میں سری لنکا کے جے سوریا نیوزی لینڈ کے کرس ہیرس کو چار چار چھکے لگا چکے ہیں۔

انوکھی ہیٹ ٹرک

دسمبر 1988ء میں آسٹریلیا کے فاسٹ بالر میرو ہیوز نے ٹیسٹ کرکٹ میں انوکھی ہیٹ ٹرک کا اندراج کروایا۔ میرو ہیوز نے اپنی ہیٹ ٹرک تین اوورز میں مکمل کی۔ کیسے؟ آیئے ہم آپکو بتاتے ہیں۔ ہیوز نے اپنے 36 ویں اوور کے آخری بال پر ویسٹ انڈیز کے کرٹلی امبروز کو آؤٹ کیا۔ پھر اس نے اپنے اگلے اوور کی پہلی بال پر ویسٹ انڈیز کے آخری کھلاڑی پیٹرک پیٹرسن کو اپنا شکار بنایا اور جب ویسٹ انڈیز نے اپنی دوسری اننگ کا آغاز کیا تو میرو ہیوز نے اپنے پہلے اوور کی پہلی ہی بال پر گورڈن گرینج کو آؤٹ کر کے کرکٹ کی تاریخ میں انوکھی ہیٹ ٹرک کا اندراج کروایا۔

ایک میچ کئی ریکارڈز

8 دسمبر 2001ء کو سری لنکا اور زمبابوے کے درمیان کھیلا گیا ون ڈے میچ اس لحاظ سے یادگار رہے گا کہ اس دن کئی عالمی ریکارڈ بنے۔ اس میچ میں زمبابوے کی ساری ٹیم صرف 38 رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ اس طرز کی کرکٹ میں یہ کسی بھی ٹیم کا کم سے کم اسکور ہے۔ سری لنکا کے چمنڈا واس نے بہترین بالنگ کرتے ہوئے زمبابوے کے 8 کھلاڑیوں کو صرف 19 رنز دیکر آؤٹ کیا۔ جو کسی ون ڈے میں بہترین

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بالنگ کا ریکارڈ ہے۔ اوورز کے لحاظ سے یہ میچ ون ڈے کی تاریخ کا مختصر ترین میچ تھا جس میں صرف 20 اوورز کے بعد میچ کا فیصلہ ہوگیا۔ اسی طرح وقت کے لحاظ سے بھی یہ میچ سب سے مختصر ثابت ہوا جس کا فیصلہ صرف 108 منٹ میں ہوگیا۔ میچ میں بننے والا مجموعی اسکور بھی ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سارے میچ میں مجموعی طور پر صرف 78 رنز بنے۔ سری لنکا کے بیٹسمینوں نے زمبابوے کے خلاف 39 رنز کا ٹارگٹ صرف 4.2 اوورز میں حاصل کرلیا۔ یوں ون ڈے کرکٹ کی تاریخ میں تیز ترین فتح کا نیا ریکارڈ درج ہوا۔

ایک وقت میں دو ٹیمیں

کبھی آپ نے سنا ہے کہ کسی ملک کی دو ٹیمیں ایک ہی وقت میں ٹیسٹ کرکٹ کھیل رہی ہوں۔ جی ہاں! ایسا واقعہ کرکٹ کی تاریخ میں رونما ہو چکا ہے۔ 30-1929ء میں انگلینڈ کی بیک وقت دو ٹیمیں نیوزی لینڈ اور ویسٹ انڈیز کے خلاف نبرد آزما ہوئیں۔ یہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں پہلا اور آخری موقع تھا کہ ایک ملک نے سرکاری طور پر دو مختلف ممالک کے خلاف ایک ہی وقت میں ٹیسٹ سیریز کھیلیں۔

مختصر ٹیسٹ

ٹیسٹ کرکٹ کا مختصر ترین میچ 1932ء میں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے درمیان کھیلا گیا۔ میلبورن کے میدان پر کھیلے جانے والے اس میچ میں جنوبی افریقہ نے صرف 36 اور 45 رنز اسکور کئے اور واحد اننگ میں 153 رنز اسکور کرنے والی آسٹریلوی ٹیم ایک اننگ اور 72 رنز سے جیت گئی۔ اس میچ کا مجموعی وقت صرف پانچ گھنٹے اور 53 منٹ تھا۔

امدادی رسائل: ماہانہ کرکٹر 2001ء اور 2002ء

☆☆☆

یوم تحریک جدید 4 اکتوبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 4 اکتوبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:-

۱۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس، کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔
۲۔ والدین اپنی اولاد خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
۳۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
۴۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
۵۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔
۶۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
۷۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔
۸۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 4 اکتوبر کو ''یوم تحریک جدید'' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

وکیل الدیوان: تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت

ماہِ اکتوبر میں ہونے والے اہم واقعات

(مرتبہ: ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب)

یکم اکتوبر 1938ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک رؤیا کی بناء پر حیدر آباد دکن کے سفر کا آغاز فرمایا۔ یہی سفر سیر روحانی کے علمی مضمون کا باعث بنا۔

2 اکتوبر 1902ء حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا نکاح ہوا۔

3 اکتوبر 1926ء سر شیخ عبدالقادر صاحب نے بیت الفضل لندن کا افتتاح فرمایا۔

3 اکتوبر 1949ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت المبارک ربوہ کی بنیاد رکھی۔

5 اکتوبر 1974ء سرگودہا میں احمدیوں کے مکانوں اور دوکانوں کی لوٹ مار۔ خدا کا گھر جلا دیا گیا۔

6 اکتوبر 1902ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تحفۃ الندوہ شائع ہوئی۔

7 اکتوبر 1954ء حضرت سر ظفر اللہ خان صاحب کو عالمی عدالت کا صدر منتخب کیا گیا۔

8 اکتوبر 1932ء ہندوستان کے طول و عرض میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر پہلا یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔

9 اکتوبر 1980ء 700 سال بعد سپین میں تعمیر ہونے والی بیت الذکر ''بیت بشارت'' کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

11 اکتوبر 1905ء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی انتقال فرما گئے۔

12 اکتوبر 1982ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دور خلافت کے پہلے دورہ یورپ سے واپس ربوہ تشریف لائے۔

14.13 اکتوبر 1934ء لیگوس (نائیجیریا) میں پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

14 اکتوبر 1968ء ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لئے امریکن فاؤنڈیشن کی طرف سے ایٹم کے پرامن استعمال کے انعام کا اعلان کیا گیا۔

15 تا 17 اکتوبر 1982ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت کے پہلے جماعتی اجتماع منعقد ہوئے۔ یعنی خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات۔

16 اکتوبر 1903ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف تذکرۃ الشہادتین شائع ہوئی۔

17 اکتوبر 1986ء السلویڈور میں زلزلہ سے متاثرہ افراد کیلئے امداد نیز یتامیٰ کی خبر گیری کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔

18 اکتوبر 1946ء تحریک جدید کی رجسٹریشن ہوئی۔ اس کا پورا نام تحریک جدید انجمن احمدیہ رکھا گیا۔

18 تا 20 اکتوبر 1946ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا قادیان میں آخری سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ 175 خدام بیرون از قادیان شریک ہوئے

19 اکتوبر 1973ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بیرونی ممالک کے احمدیوں کو وفود کی شکل میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی تحریک فرمائی۔

20 اکتوبر 1940ء احمدیہ بیت الذکر سرینگر کی بنیاد رکھی گئی۔

20 تا 22 اکتوبر 1978ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع 5 سال بعد اپنی مقررہ جگہ گھڑ دوڑ گراونڈ میں ہوا۔

21 تا 22 اکتوبر 1934ء قادیان میں احرار کی کانفرنس قادیان کے قریب موضع رجاوہ میں منعقد ہوئی۔

22 اکتوبر 1932ء ہندوستان سے باہر پہلی بار جماعت احمدیہ کی خدمات دینیہ کا مصری پریس نے اقرار کیا۔

23 اکتوبر 1891ء دہلی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالی سے مناظرہ ہوا۔ جوالحق مباحثہ دہلی کے نام سے شائع ہوا۔

24 اکتوبر 1905ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی میں اولیاء اللہ کی قبروں پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

25 اکتوبر 1981ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تحریک فرمائی کہ خدام اور لجنہ کھیلوں کے کلب قائم کریں۔

26 اکتوبر 1980ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ چار براعظموں کے 13 ممالک کا دورہ مکمل کرنے کے بعد مرکز سلسلہ ربوہ تشریف لائے۔ یہ دورہ 26 جون 1980 کو شروع فرمایا تھا۔

27 اکتوبر 1943ء انصاراللہ مرکزیہ کا دستور اساسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے منظور فرمایا۔

28 اکتوبر 1966ء البیت الاقصیٰ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

28 اکتوبر 1978ء اجتماع انصاراللہ مرکزیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو صدر مقرر فرمایا۔

30.29 اکتوبر 1902ء حضرت مولانا سرور شاہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان مباحثہ مد ہوا۔

30.31 اکتوبر 1949ء خدام کا ربوہ میں پہلا سالانہ اجتماع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سنبھالی۔

31 اکتوبر 1904ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکچر سیالکوٹ تحریر فرمایا۔

(ماخوذ از تاریخی معلومات وصد سالہ تاریخ احمدیت۔ الفضل ربوہ)

اعلان

بیرون از پاکستان خریداران سے التماس ہے کہ آپ کے پتہ کی چٹ پر آپ کا خریداری نمبر اور مدت خریداری دی ہوئی ہے۔ جن خریداران کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کی مدت خریداری کے ساتھ سرخ رنگ کا نشان لگا ہوا ہے۔ براہ مہربانی اسے دیکھتے ہوئے اپنے چندہ کی فوری ادائیگی کر دیں۔ شرح چندہ:- 1500 پاکستانی روپے چندہ بنک ڈرافٹ یا بذریعہ چیک بنام مینیجر ماہنامہ خالد / تشحیذ ایوان محمود ربوہ کے ایڈریس پر بھجوائیں۔ اگر آپ چندہ کی بروقت ادائیگی نہیں کر سکتے تو براہِ مہربانی بذریعہ خط ہمیں مطلع کر دیں کہ آپ چندہ بعد میں ادا کر دیں گے۔ اس پر آپ کا رسالہ جاری رکھا جائے گا۔ مینیجر ماہنامہ خالد / تشحیذ

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ سے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون - 214750
★ اقصیٰ روڈ فون - 212515
SHARIF
JEWELLERS

زار بھی ہو گا تو ہو گا اُس گھڑی باحالِ زار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زارِ روس کا انجام

(مکرم ساجد محمود بٹر صاحب۔ ربوہ)

صداقت انبیاء کے دلائل میں سے ایک اہم دلیل وہ پیشگوئیاں اور پیش خبریاں ہوتی ہیں جنہیں نبی عالم الغیب خدا سے قبل از وقت اطلاع پا کر اہل زمین کو آگاہ کرتا ہے۔ پھر یہ پیشگوئیاں پوری ہو کر صداقتِ نبوت کا زبردست ثبوت بنتی ہیں۔ اِسی سنت مستمرہ کے مطابق ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بھی ہزارہا پیشگوئیاں کیں جو پوری ہو کر آپ کی صداقت کا زندۂ جاوید ثبوت بن گئیں۔ ان عظیم الشان پیش گوئیوں میں سے ایک عظیم پیشگوئی زارروس کے متعلق ہے۔

زار کا لقب

زار (Tzar, Craz, Tsar) کے معنی طاقتور حکمران، شہنشاہ کے بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ لقب بادشاہ آئیون (Ivon) (۱۵۳۳ء۔۱۵۸۴ء) نے جو اپنے زمانہ میں مظالم کی وجہ سے آئیون دی ٹیریبل (Iven The Terrible) کہلاتا تھا نے اپنے لئے اختیار کیا۔ اس کے بعد زار کا لفظ دنیا کے سب سے طاقتور ملک روس کے حکمرانوں کے لئے مشہور ہونے لگا۔ جن کے زوال کے متعلق سوچنا بھی ایک ناممکن او رمحال امر تھا۔ یکے بعد دیگرے بائیس زار گذرے، جن کی عظمت کا لوہا ساری دنیا مانتی تھی۔

آخری زار

اومانوف نکولس ثانی ۶ مئی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام الیگزنڈر ثالث اور والدہ کا نام میری فیوڈرونا تھا۔ زار نکولس ثانی نے جس وقت آنکھیں کھولیں، اس وقت زار خاندان تقریباً تین سوسال سے روس پر مطلق العنان حکومت کر رہا تھا۔ اس کے زمانہ میں روس دنیا کی عظیم اور طاقتور سلطنت تھی۔ اس ملک کی سرحدیں ایک طرف ایشیاء کے ممالک چین، ایران، برصغیر پاک و ہند، افغانستان اور ترکی سے ملتی تھیں تو دوسری طرف یورپ کے مختلف ممالک بھی اس کی سرحدوں کے ساتھ واقع تھے۔ سائبیریا کے وسیع علاقے کی وجہ سے امریکہ سے بھی اس کی سرحد کا تعلق تھا۔ دنیا کی اس عظیم ترین مملکت کا رقبہ دو کروڑ چوالیس لاکھ دو ہزار (2,44,02,000) مربع کلومیٹر تھا۔ اس کی آبادی پچیس کروڑ پچپن لاکھ (25,55,00,000) تھی۔ جن میں روسی، جرمن، اٹالین، ترک اور لاطینی قومیں شامل تھیں۔

زار مطلق العنان حکمران ہوتا تھا۔ اس کا کہا ہوا لفظ قانون کی حیثیت رکھتا تھا۔ اسکی جاہ وحشمت کی نظیر دوسرے بادشاہوں میں کم ہی ملتی تھی اور اس کے رعب اور دبدبے سے ساری دنیا کانپتی تھی۔ بڑے بڑے سلاطین اس کی نظر کرم کے محتاج نظر آتے تھے اور فرعون کی طرح یہ اپنی حکومت کو ازلی وابدی سمجھتا تھا۔

چنانچہ ۱۸۹۰ء میں الیگزنڈر ثالث کی وفات پر جب نکولس ثانی کی رسم تاجپوشی کی گئی تو اس نے تکبر اور غرور سے یہ اعلان کیا:۔

''اس کی زارشاہی ازلی ابدی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو تبدیل نہیں کر سکتی''۔

زار نکولس ثانی کو شاہی رسم و رواج کے علاوہ مذہبی تعلیم بھی دی گئی تھی۔ اس کی شادی ملکہ وکٹوریہ (برطانیہ کی آنجہانی ملکہ وکٹوریہ) کی نواسی الیگزینڈرا سے ہوئی۔ ملکہ وکٹوریہ کی بیٹی شہزادی ایلس ایک جرمن شہزادے سے بیاہی گئی تھی۔ اس کی بیٹی سے زار نکولس ثانی نے شادی کی ۔ اس طرح نکولس انگلستان کے بادشاہ جارج پنجم کی پھوپھی زاد بہن کا شوہر تھا۔

روس جیسی وسیع و عریض مملکت کا زار صلیبی قوت کا بہت بڑا سرچشمہ تھا۔ یہ عیسائیوں کا روحانی پیشوا بھی کہلاتا تھا۔ زار کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

اُس وقت جب کہ زار روس کی سطوت و جبروت سے ایک عالم کانپتا تھا اور ہر طرف اس کا رعب اور دبدبہ چلتا تھا۔ جب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ زار ایک دن ذلیل و رسوا ہوگا اور ماضی کا عبرتناک قصہ بن جائے گا۔ اس وقت قادیان جیسی گمنام بستی سے پوری دنیا نے ایک انہونی للکار سنی۔ کاسر صلیب یعنی حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:-

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

بیشک ظاہر بین دنیادار نگاہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی مگر پیشگوئی کرنے والے بطل جلیل اور آپ کے غلاموں کو مکمل یقین تھا کہ یہ پیشگوئی ایک اٹل حقیقت ہے جو بہر حال پوری ہو کر دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالے گی۔

امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو خدائے عزوجل سے خبر پا کر، براہین احمدیہ حصہ پنجم میں جنگ عظیم اور زار کی حالتِ زار کے متعلق نظم کی شکل میں پیشگوئی فرمائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

اِک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اِک انقلاب
اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
ہوش اڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وُہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سرخ ہوجائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہوجائیں گے اِس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

مندرجہ بالا پیشگوئی میں کئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ زار سے اُس کی حکومت چھین لی جائے گی اور بادشاہ ہونے کی حالت میں وہ نہیں مرے گا۔

دوم یہ کہ اس زار کے بعد زاروں کا خاتمہ ہوجائے گا جو

سینکڑوں سال سے روسی عوام پر خدا بنے ہوئے تھے۔ کیونکہ کہا گیا ہے کہ زار کی حالت خطرناک ہوگی نہ کہ کسی خاص بادشاہ کی۔

سوم یہ کہ زار آسانی سے مر بھی نہیں سکے گا۔ سخت ذلتیں، تکالیف اور رسوائیاں اور ناکامیاں دیکھنے کے بعد عبرت کی موت مرے گا۔

پھر اس کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ ایسا واقعہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد سولہ سال کے اندر اندر ظاہر ہوگا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۵ء کو یہ پیشگوئی شائع فرمائی اور خدا کی قدرت کہ یہی وہ زمانہ ہے جب کہ روس میں مزدوروں کی جدوجہد ایک انقلابی سرگرمی میں تبدیل ہوگئی جو زار کے خاتمہ پر منتج ہوئی۔

چنانچہ ۳ جنوری ۱۹۰۵ء کو سینٹ پیٹرز برگ کے شہر میں مزدوروں نے ایک عام ہڑتال کی۔ ۹ جنوری کو مزدوروں نے جلوس نکالا اور اپنے پر مظالم کی فریاد کی۔ یاد رہے کہ زار کے وقت روسی رعایا پر لرزہ خیز مظالم ڈھائے جاتے تھے اور مزدوروں کو ظلم وستم کی چکی میں پیسا جا رہا تھا۔ جب مزدوروں کا جلوس اپنے پر مظالم کی فریاد کرتے ہوئے زار کے محل کے سامنے پہنچا تو بجائے اس کے کہ زار روس ہمدردی اور شفقت سے کام لیتا، اس نے اپنی فوج کو ان پر گولی چلانے کا حکم دے دیا۔ ایک ہزار سے زائد مزدور مارے گئے اور دو ہزار سے زائد زخمی ہوئے۔ ان کے لیڈر گرفتار کر کے جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے۔ سینٹ پیٹرز برگ کی گلیاں مزدوروں کے خون سے بہنے لگیں۔

اگر زار مزدوروں کی فریاد رسی کرتا تو شاید یہ تحریک ایک انقلابی سرگرمی میں تبدیل نہ ہوتی۔ بہر کیف اس ہولناک اور بھیانک واقعہ پر سارے ملک میں غم وغصہ کی آگ بھڑک اٹھی۔ جس کے نتیجہ میں زار کو کچھ نہ کچھ مطالبات تسلیم کرنے پڑے۔ پھر اس کے بعد ناکامیوں اور نامرادیوں کا ایک سلسلہ چلتا ہے جس نے زارِ روس کو باحال زار کر دیا۔

پھر ۱۹۰۵ء کو ہی روس کو جاپان کے ہاتھوں ایک ذلت آمیز شکست ہوئی جس کے نتیجہ میں زار کی ہیبت وسطوت کو سخت دھکا لگا۔ پھر اسی سال روس میں کمیونسٹ تحریک کی سرگرمیوں نے انقلابی رنگ اختیار کر لیا اور زار کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے عوامی تحریک بڑے شدومد کے ساتھ جاری کر دی اور اسی تحریک کے لئے مقدر تھا کہ وہ زار روس کا حال زار کر دے۔

(حضرت مسیح موعودؑ کی دو اہم پیشگوئیاں صفحہ ۲۹)

آہستہ آہستہ یہ تحریک زور پکڑتی چلی گئی۔ اس کے لیڈروں کو جیلوں میں ٹھونسا گیا اور اس کے حامیوں کو مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ مگر زار روس اس تحریک پر جتنے مظالم کرتا گیا پسماندہ طبقہ اتنا ہی بیدار ہوتا چلا گیا۔ ملک میں بڑے بڑے مظاہرے اور ہڑتالیں ہونے لگیں جنہیں سختی سے دبا دیا گیا۔

آخر حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں چھڑ گئی جس میں روس کو بھی کودنا پڑا۔ جرمن فوجوں نے روسی فوجوں کو پے در پے ذلت آمیز شکستیں دیں۔ روسی فوجوں کو سامان حرب کی قلت پڑ گئی اور رسل ورسائل کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ جس سے فوجیوں کے حوصلے پست سے پست ہوتے چلے گئے۔ جب فوجی محاذ پر فوج کی کارکردگی نہایت شرمناک ثابت ہوئی تو فوجیوں کی ڈھارس بندھانے کی خاطر زار خود محاذ پر پہنچ گیا اور اس طرح ۱۹۱۵ء کے اواخر میں روسی افواج کی کمانڈ زار نے خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔ جس سے فوجیوں میں نیا عزم اور پختہ ارادہ پیدا ہوا اور یہ بات لڑنے والوں کے لئے مسرت ونشاط کا موجب ہوئی۔

اس دوران زار کی غیر حاضری میں گورنر کی بعض غلطیوں کی وجہ سے لوگوں میں جوش بھڑک اٹھا اور فساد رونما ہو گیا۔ زار کو اطلاع ملی تو اس نے گورنر کو سختی کرنے کا حکم دیا۔ زار کو یقین تھا کہ جس طرح پہلے سختی سے ان جلوسوں کو کچل دیا گیا ہے اسی طرح اب بھی ہو گا۔ مگر اس سختی نے خلاف معمول الٹا اثر کیا۔ لوگوں کا جوش اور بھی بڑھ گیا۔ زار نے گورنر بدل دیا پھر بھی ہنگامہ فرو نہ ہوا۔ آخر زار خود ہی دارالحکومت کی طرف چلا۔ راستے میں مشورہ دیا گیا کہ عوام کا جوش بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اسے دارالحکومت کی طرف نہیں جانا چاہیے مگر زار اپنے غرور اور تکبر کے نشے میں دھت آگے بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا کہ اچانک اطلاع ملی کہ بغاوت برپا ہو گئی ہے اور حکومتی دفاتر پر بلوائیوں نے قبضہ کر لیا ہے اور عوامی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی دن میں ہو گیا یعنی ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کی صبح سے لے کر شام تک اور ۱۵ مارچ کو دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ نے اپنے تخت سے دستبرداری کا ان الفاظ میں اعلان کیا:۔

''مجھے جہاں بھی چاہو بھیجو۔ وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور ہر ایک فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں''۔

(حوالہ: حضرت مسیح موعودؑ کی دو اہم پیشگوئیاں صفحہ ۳۳)

تخت سے دست برداری کے بعد ۲۱ مارچ کو زار اپنے شاہی محل میں پہنچ گیا۔ تمام ساکنین محل زیر حراست تھے۔ شاہی خاندان اگست ۱۹۱۷ء تک شاہی محل میں ہی رہا۔ آخر عارضی حکومت نے فیصلہ کیا کہ شاہی خاندان کو دارالخلافہ سے کسی اور مقام پر منتقل کر دیا جائے۔ احکام صادر ہو گئے اور ۱۳ اگست کی رات افسردگی کی حالت میں سب اہل خانہ نے شاہی محل چھوڑا۔ وہ عالی شان محل، جس میں انہوں نے اپنی عمر گذاری، بچے پیدا ہوئے، جوان ہوئے، اس سے مفارقت کا خیال کر کے ہی اُن کے دِل بیٹھ رہے تھے۔

زار کو اپریل ۱۹۱۸ء میں ایک چھوٹے سے قصبہ اکٹیرن برگ (Ekaterin berg) بھیج دیا گیا۔ یہاں اسے دو کمروں کے ایک بوسیدہ مکان میں رکھا گیا۔ سوویت حکومت نے اس کے کھانے پینے میں بھی تنگی شروع کر دی۔ دن میں دو مرتبہ سیاہ آٹے کی روٹی اور سبزیوں کا گاڑھا شوربا دیا جاتا۔

زار کے بیمار بچے کو وحشی سپاہی زار اور زارینہ کے سامنے نہایت بے دردی سے زدوکوب کرتے۔ اس کی بیٹیوں کو نہایت غیر شائستہ طریقوں سے تنگ کرتے اور آوازے کستے۔ لیکن اُن مظالم سے ان کے انتقام کی پیاس نہ بجھی۔ ایذا رسانی کے نئے سے نئے طریقے ایجاد کئے جاتے۔ آخر ایک دن زارینہ کو سامنے کھڑا کر کے اس کی نوجوان بیٹیوں کی جبراً عصمت دری کی گئی۔ جب زارینہ روتے ہوئے اپنا منہ دوسری طرف کو لیتی تو سنگدل سپاہی سنگینیں مار مار کر اس کو اُدھر منہ کر کے دیکھنے پر مجبور کرتے جدھر ظالم وحشی درندوں کی طرح نوجوان شہزادیوں کے ساتھ حیا سوز اور بہیمانہ کارروائیوں کے مرتکب ہو رہے تھے۔

زار کا لڑکا زاروش بیمار تھا۔ کمروں سے باہر نکل کر بیٹھنے یا سیر کرنے کی اجازت نہ تھی۔ آخر کوشش کے بعد پانچ منٹ کے لئے باہر بیٹھنے کی اجازت ملی۔ زار زاروش کو ساتھ لے کر باہر نکلتا اور پانچ منٹ گذرنے پر پھر واپس کمرہ میں لے آتا۔ جولائی کے شروع میں پہلے گارڈ تبدیل کر کے بالشویک کے معتمد ارکین میں سے گارڈ متعین کئے گئے جن کے سپرد قتل کا کام کیا گیا تھا۔ تقریباً ۴ جولائی کو ماسکو میں شاہی خاندان کے قتل کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس لئے کئی دن پہلے جنگل میں ایک جگہ تجویز کر لی گئی تھی جس میں ان کی لاشوں کے جلانے کا مکمل انتظام کیا گیا تھا۔ تا کسی کو یہ نہ معلوم ہو سکے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ جب یہ انتظام مکمل ہو چکا تو ۱۶ جولائی کی شام کو ۷ بجے

یوروسکی نے جو اس کام کے لئے متعین تھا اپنے معتمد علیہ شخص سے ۱۲ ریوالور منگوائے۔ آدھی رات کے گذرنے کے تھوڑی دیر بعد یوروسکی شاہی خاندان کے کمروں کے پاس آیا اور انہیں جگا کر کہا کہ اس کے پیچھے آنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور بہانہ یہ بنایا کہ شہر میں بدامنی ہے اس لئے انہیں یہاں سے کسی محفوظ مقام پر لے جایا جائے گا اور اتنی دیر وہ تہہ خانہ میں ٹھہریں۔ وہ سب تیار ہو گئے وہ کل دس اشخاص تھے...... (شاہی خاندان کے علاوہ ڈاکٹر بوٹکن عمر ۵۵ سال اور دو نوکر بھی ان میں شامل تھے)۔ جب یہ تہہ خانہ میں پہنچ گئے تو ان سے کہا گیا کہ گاڑیوں وغیرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جب دیر ہو گئی تو ان کے کرسیاں مانگنے پر تین کرسیاں دی گئیں...... اتنے میں جلدی سے دروازہ کھلا اور یوروسکی اندر آیا۔ اس کے ساتھ ۹ اشخاص اور تھے۔ یوروسکی نے آگے بڑھ کر زار سے کہا تمہارے آدمیوں نے تمہیں بچانے کے لئے بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے اور ہم تمہیں قتل کرنے پر مجبور ہیں۔ زار نے حیرانگی سے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے؟ اس نے جلدی سے ریوالور سے فائر کر کے کہا کہ میرا یہ مطلب ہے؟ اسی وقت دوسروں نے بھی فائر کر دئے۔ باقی تو اسی وقت مر گئے لیکن زاروش نہ مرا اور دھیمی آواز سے کراہنے لگا۔ یوروسکی نے اس پر ایک اور فائر کر کے اسے قتل کر دیا۔ پھر اُن قاتلوں نے ان کے جسموں اور کپڑوں سے جواہرات وغیرہ علیحدہ کئے۔ پھر چادروں میں لاشوں کو لپیٹ کر ایک موٹر گاڑی میں رکھ کر باہر جنگل میں لے گئے۔ جب لاشوں کو زمین پر رکھا اور ایک حصہ ان کا ننگا ہوا تو انہیں اس وقت بہت سے جواہرات کا پتہ لگا جو شہزادیاں اپنے کپڑوں میں پوشیدہ اپنے ساتھ رکھا کرتی تھیں۔ انہوں نے جلدی جلدی انہیں اپنے قبضہ میں کیا لیکن جلدی میں بعض دانے گر بھی گئے اور پاؤں کے نیچے مٹی میں مل گئے۔ تب لاشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور بڑی آگ میں ڈال دیا گیا۔ ان پر نبزین ڈالا گیا اور جو حصے جلنے سے رہ گئے۔ انہیں سیلفرک ایسڈ سے جلایا گیا۔ یوروسکی کی ہدایت کے مطابق تین دن تک قاتل اس کام میں لگے رہے اور ۱۷۵ کلوگرام سیلفرک ایسڈ اور ۳۷۰ نبزین استعمال کئے گئے۔ پھر راکھ دوسرے مقامات پر لے جا کر بکھیری گئی۔ تا کہ یہ تمام کارروائی مخفی رہے۔ اور کسی کو اس کا پتہ نہ چلے۔ (گذشتہ و موجودہ جنگ کی پیشگوئیاں صفحہ ۱۰، ۱۱، ۱۲)

بیشک اس بھیانک اور ہولناک کارروائی کو مخفی رکھنے کا ہر حربہ استعمال کیا گیا اور ہر تدبیر عمل میں لائی گئی مگر یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ اس راز کو فاش کر کے صداقت مسیح موعودؑ کا زندہ ثبوت نہ ٹھہراتا۔

چنانچہ انکوائری کمیٹی کے ذریعہ تمام تفاصیل کا علم ہو گیا۔ ایک ایک انچ زمین کی تفتیش کی گئی، مٹی کی چھان بین کی گئی یہاں تک کہ اردگرد کی گھاس نے بھی حقیقت بیان کر دی۔ کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور اشیاء پاؤں کے نیچے روندی ہوئی مل گئیں۔ منجملہ ان کے زارینہ کے کان کی بالیاں مل گئیں جن میں سے ایک ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور زاروش کے بٹن ملے اور شاہزادیوں کے گلے کے ہاروں کے ٹکڑے ملے۔ پھر ہڈیوں کے ذرات اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا امتحان کیا گیا۔ جن پر تیز کاٹنے والے آلات کے نشان پائے گئے۔ (گذشتہ و موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں صفحہ ۱۲)

یہ تھا اس شخص کا انجام جو مطلق العنان حاکم، فرعون کی طرح اپنی حکومت کو ازلی ابدی ماننے والا، صلیب کا سرچشمہ اور جابر بادشاہ تھا جس کے متعلق خدائی پہلوان (حضرت مسیح موعودؑ) نے بڑے پر شوکت الفاظ میں فرمایا تھا:-

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحال زار

چنانچہ سینکڑوں سال سے حکومت کرتی ہوئی زاریت کا خاتمہ ہو گیا اور خاتمہ بھی ایسے مصائب و آلام کی لرزہ خیز داستان پر مشتمل ہے جو دلوں کو ہلا دیتا ہے۔ غریب عوام کو ظلم و

ستم کی چکی میں پیسنے والا، آخر خود تقدیر کی بے رحم چکی میں پس گیا۔ اس پر ذلت اور مکمل ناکامی و نامرادی، اس قہری پیشگوئی کا زندۂ جاوید ثبوت ہے کہ:۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعودؑ کی دو عظیم الشان پیشگوئیوں پر ختم کرتا ہوں جن سے مستقبل میں رشیا میں احمدیت کے فروغ کی بابت علم ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرمایا کہ:۔

''میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقے میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں'' (تذکرہ صفحہ نمبر ۸۱۳)

۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رویا دیکھی جسکی تفصیل آپ نے بایں الفاظ بیان فرمائی:۔

''دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور ایک عجیب سیاہ رنگ کا ہے۔ جیسے انگریزی کارخانوں میں روغنی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہیں۔ اور یہ حصہ اس کا لوہے کا ہے اور اس سونٹے میں ایک یا دو نالی بندوق کی بھی ہیں لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہیں کہ سونٹے میں مخفی ہیں اور جب چاہو تو اس سے کام بھی لے سکتے ہیں''۔

(حوالہ: اخبار البدر ۶ فروری ۱۹۰۳ء)

وہ خدا جس نے زار روس کے باحال زار ہونے کی پیشگوئی کو حیرت انگیز طور پر پورا کر کے دکھلایا وہ ضرور دوسری پیشگوئیوں کو بھی پورا کر کے دکھائے گا اور انشاء اللہ روسی عصا جماعت کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور احمدیت وہاں ریت کے ذروں کی مانند دکھائی دے گی۔ انشاء اللہ

☆☆☆☆☆

اعلان ولادت

☆ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قمر احمد محمود صاحب پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 5 اگست 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ''طلحہ ثمر'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحئی صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم محمد مشتاق صاحب کارکن ایوان محمود ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 31 جولائی 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ''آفاق احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم محمد انور صاحب آف بشیر آباد ربوہ کا پوتا اور مکرم محمود خان صاحب آف عمر آباد مجوکہ ضلع خوشاب کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک اور خادمِ دین ہونے کے لئے نیز درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

عزیزم مکرم طاہر احمد فضل صاحب ابن مکرم فضل احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ) متعلم مدرسۃ الحفظ نے محض خدا کے فضل و احسان سے ایک سال ایک ماہ ۱۶ دن میں حفظ قرآن مکمل کرلیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزم کے لئے مبارک فرمائے اور انہیں خدمت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسکرائیے

ایک بزرگ نے صبح اُٹھنے کے فائدے لڑکے کو گنوائے اور دلیل پیش کی کہ جو ہد ہد صبح سویرے گھونسلے سے نکل آتا ہے کیڑے مکوڑے (پیٹ بھرنے کے لئے) اسی کو ملتے ہیں۔ جی ہاں! لڑکے نے جواب دیا۔ آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ سویرے نکل آنے سے کیڑے مکوڑوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔

☆☆☆

باپ بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے بولا۔ بیٹا! محنت کا پھل ضرور ملتا ہے اب تم یہی دیکھ لو میں جس دکان پر دس روپے ماہوار پر کام کرتا تھا اب اس کا مالک ہوں۔ یہ سب میری انتھک محنت کی بدولت ہے۔

بیٹے نے جواب دیا۔ مگر اب وہ دور نہیں رہا اب تو دکاندار ایک ایک پیسے کا حساب رکھتے ہیں۔

☆☆☆

گاہک (دکاندار سے) اس ٹائی کی کیا قیمت ہے؟

دکاندار۔ سو روپے۔

گاہک۔ سو روپے میں تو جوتوں کا اچھا جوڑا مل جاتا ہے۔

دکاندار۔ تو پھر جوتوں کا جوڑا ہی گلے میں ڈال لیں۔

☆☆☆

ایک آدمی حد درجہ کنجوس تھا۔ صبح کے ناشتے میں روٹی اور گھی لگانے کی بجائے صرف ڈبے پر روٹی مل کر بچوں کو دے دیتا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر جانے لگا تو ڈبہ الماری میں بند کر دیا اور چلا گیا۔ ایک ہفتے کے بعد واپس آیا اور بچوں سے پوچھا۔ ناشتہ کس چیز سے کیا کرتے تھے؟ بچے بولے۔ ہم روٹی الماری پر مل لیتے تھے۔ باپ بولا۔ کم بختو! کبھی تو گھی کے بغیر روٹی کھا لیا کرو۔

امریکی ایکٹر اپنے دوست کو بتا رہا تھا کہ کل رومیو کا کردار کرتے ہوئے میں نے سٹیج پر مرنے کی ایسی عمدہ اداکاری کی کہ ایک شخص صدمے سے بے ہوش ہو گیا۔

دوست۔ وہ کون تھا؟ ایکٹر: وہ میرا انشورنس ایجنٹ تھا۔

☆☆☆

کتنے افسوس کی بات ہے مسز جونز آپ کے شوہر ٹھیک میرے وعظ کے دوران اُٹھ کر چرچ سے باہر چلے گئے۔

اپنا دل چھوٹا نہ کیجئے، پادری صاحب۔ مسز جونز نے کہا۔ مسٹر جونز اس لئے چرچ سے باہر نہیں نکلے کہ انہیں آپ کا وعظ پسند نہیں تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے سوتے میں چلنے کے عادی ہیں۔

☆☆☆

ایک کسان اپنے گھوڑے کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر نے کسان کو ایک پاؤڈر دیا اور کہا کاغذ کی ایک نلکی بنا کر اس میں پاؤڈر ڈال لینا پھر اس کا ایک سرا گھوڑے کے منہ میں اور دوسرا سرا اپنے منہ میں رکھ کر زور سے پھونک مارنا۔ دوائی گھوڑے کے حلق میں چلی جائے گی۔ تھوڑی دیر بعد کسان روتا پیٹتا ڈاکٹر کے پاس آیا۔ ڈاکٹر نے پوچھا۔ کیا بات ہے میری ہدایت پر عمل نہیں کیا؟ کیا تھا ڈاکٹر صاحب لیکن میرے پھونک مارنے سے پہلے گھوڑے نے پھونک مار دی۔ کسان نے روتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

جج ملزم سے۔ تمہیں کپڑے چوری کرتے ہوئے اپنے بچوں کا خیال کیوں نہیں آیا؟ ملزم: جناب بہت خیال آیا تھا لیکن دوکان میں ان کے ماپ کے کپڑے نہیں تھے۔

رپورٹ آٹھویں آل پاکستان سالانہ صنعتی نمائش

(مرتبہ: مکرم حافظ خالد افتخار صاحب۔ ناظم سٹیج و اشاعت)

مجلس خدام الاحمدیہ ایسی جامع اور فعال تنظیم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوانانِ احمدیت کی روحانی، اخلاقی جسمانی اور ذہنی تربیت کا ٹھوس انتظام موجود ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے آغاز ہی سے بانی خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے خدام کو صنعت و تجارت کی طرف توجہ دلائی اور اس مقصد کیلئے خدام الاحمدیہ میں شعبہ صنعت و تجارت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نوجوانوں کو ہنر سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے 23 اکتوبر 1950ء کو فرمایا۔

"ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے .... پیشہ ور ہر جگہ اپنے گذارہ کی صورت پیدا کر لیتا ہے اور لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"۔

خدام میں صنعت و تجارت کے فروغ کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام 1995ء سے ہر سال باقاعدگی سے آل پاکستان صنعتی نمائش کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی جشن آزادی کی مناسبت سے مورخہ 14-15-16 اگست 2002ء کو آٹھویں آل پاکستان سالانہ صنعتی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ صنعتی نمائش کو 7 درج ذیل شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ 1- الیکٹرانکس 2- کمپیوٹرز 3- ماڈلز 4- ہینڈی کرافٹس 5- فوٹوگرافی 6- پینٹنگز + خطاطی 7- متفرق۔ نمائش کیلئے مرد حضرات اور خواتین کے الگ الگ اوقات مقرر تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں خواتین و حضرات نے تین دن تک اس نمائش کو ذوق وشوق سے دیکھا۔

انتظامیہ

نمائش کے کام کو بطریق احسن انجام دینے کیلئے درج ذیل شعبہ جات اور ان کے ناظمین کی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سے منظوری حاصل کی گئی۔

ناظم اعلیٰ	مکرم نصیر احمد انجم صاحب
نائب ناظم اعلیٰ	مکرم افتخار اللہ سیال صاحب
نائب ناظم اعلیٰ	مکرم نصیب احمد بٹ صاحب
ناظم نمائش گاہ	مکرم امین الرحمٰن صاحب
ناظم تربیت	مکرم اسفندیار منیب صاحب
ناظم رہائش	مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب
ناظم انعامات	مکرم رفیق احمد ناصر صاحب
ناظم سمعی بصری	مکرم میر محمود احمد صاحب
ناظم سٹیج و اشاعت	خاکسار حافظ خالد افتخار

ناظم نظم وضبط	مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب
ناظم رابطہ	مکرم سلیم الدین صاحب
ناظم آب رسانی وصفائی	مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب
ناظم سٹال	مکرم اکبر احمد صاحب
ناظم مہمان نوازی	مکرم حافظ راشد جاوید صاحب
ناظم خوراک	مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب
ناظم رجسٹریشن	مکرم مشہود احمد صاحب
ناظم روشنی	مکرم مرزا فضل احمد صاحب
ناظم طبی امداد	مکرم ڈاکٹر عبد اللہ پاشا صاحب
ناظم حاضری ونگرانی	مکرم ظہیر احمد خان صاحب
ناظم سائیکل سٹینڈ	مکرم میر مظفر احمد صاحب

افتتاح سے قبل اور دوران نمائش دو بکرے صدقہ کے طور پر پیش کئے گئے اور سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط فیکس کئے گئے۔

رجسٹریشن

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 38 اضلاع کے 204 خدام نمائش میں شریک ہوئے۔ جبکہ گذشتہ سال 33 اضلاع کے 171 خدام شریک ہوئے تھے۔

افتتاحی تقریب

نمائش کا افتتاح 14 اگست کی صبح 8:30 بجے مہمان خصوصی مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب صدر عمومی ربوہ نے نمائش گاہ میں فیتہ کاٹ کر اور دعا کے ساتھ کیا۔ بعد ازاں دیگر مہمانان گرامی کے ہمراہ نمائش ملاحظہ کی۔

نمائش گاہ

ایوان محمود کے وسیع ہال کو نمائش گاہ بنایا گیا تھا۔ خوبصورت سجائے گئے میزوں پر اشیاء نفاست کے ساتھ رکھی گئی تھیں۔ نمائش گاہ میں داخلہ کیلئے ٹکٹ رکھا گیا تھا۔ مہمانوں کے تاثرات اور تبصرہ کیلئے ایک Visitor's Book بھی رکھی گئی تھی۔ ریفریشمنٹ کیلئے سٹال سے معیاری اشیائے خورد ونوش ارزاں نرخوں میں دستیاب تھیں۔ تینوں دن نمائش بھرپور طریق پر جاری رہی۔

اختتامی تقریب

آٹھویں آل پاکستان سالانہ صنعتی نمائش کی اختتامی تقریب مورخہ 16 اگست کو رات 8:45 بجے منعقد ہوئی۔ تقریب میں بزرگان سلسلہ کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی اور نمائش کے شرکاء کیلئے حوصلہ افزائی کا موجب بنے۔ اختتامی تقریب کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔

اختتامی تقریب کے بعد شرکاء نمائش اور مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔

اعزاز پانے والے خدام

شعبہ الیکٹرانکس

اوّل	خرم شہزاد	سیالکوٹ	بجلی کا چاروں طرف گھومنے والا ڈبل پنکھا
دوم	فرخ احمد	ربوہ	سیکیورٹی سسٹم
سوم	محمد اشرف	ٹوبہ ٹیک سنگھ	لفٹ (Lift)
حوصلہ افزائی:	مظفر احمد قریشی	کراچی	آٹومیٹک بے بی سیٹ

شعبہ کمپیوٹرز

اوّل	طارق منصور	راولپنڈی	انٹرنیٹ ویب سائیٹ براوزنگ
دوم	شیخ نصیر احمد	ربوہ	احمدیہ ملٹی میڈیا
سوم	اسد منصور	کراچی	ویب سائٹ پر آن لائن تجنید فارم
حوصلہ افزائی:	عدنان جاوید	ساہیوال	کیلکولیٹر +HTML to WML

شعبہ ماڈلز

اوّل	امتیاز احمد	مٹھ ٹوانہ ضلع خوشاب	سیمنٹ فیکٹری پلانٹ
دوم	عمران شاہد	لاہور	گھر کا ماڈل
سوم	انصر رفیق + مبارک احمد بٹ	ربوہ	ایک مثالی احمدی گاؤں کا ماڈل
حوصلہ افزائی:	وحید احمد	مٹھی	المہدی ہسپتال (مٹھی) کا ماڈل

شعبہ ہینڈی کرافٹس

اوّل	شہزاد احمد بٹ	مرید کے شیخوپورہ	پنسل کے سکے پر قرآنی آیات کی خطاطی
دوم	عبدالوحید	ہزارہ	ڈیکوریشن پیس۔ ڈائنوسار وغیرہ
سوم	محمد شعیب انیس	میرپور A.K	مکرامے
حوصلہ افزائی:	عدنان منیر	میانوالی	مختلف خوبصورت اشیاء

شعبہ فوٹوگرافی

اوّل	عطاء الحمید	آزاد کشمیر	بچے کی تصویر کپ کو منہ سے لگائے ہوئے
دوم	جنید احمد	راولپنڈی	لکڑیوں کے چولہے پر چائے تیار کرتے ہوئے بچے کی تصویر
سوم	اسد سعید	کراچی	ڈوبتے ہوئے سورج کی منظر کشی
حوصلہ افزائی:	ابرار احمد	شیخوپورہ	مختلف تصادیر

پینٹنگز وخطاطی

اوّل	انیس احمد	کراچی	قرآنی آیات کی خطاطی و پینٹنگز
دوم	عامر پاشا	کراچی	پینٹنگز بالخصوص مزدور تو لیے فروخت کرتے ہوئے
سوم	رانا طیب احمد	شورکوٹ ضلع جھنگ	جَو کے تنکوں سے خطاطی
حوصلہ افزائی:	عمران قیصر	فیصل آباد	گلاس پینٹنگز

شعبہ متفرق

اوّل	شکیل احمد	مریدکے شیخوپورہ	کیمیکلز
دوم	اشتیاق احمد	لاہور	کی چینز (Key Chains) اور بدھا آرٹ
سوم	عبدالوحید	ہزارہ	ٹکٹوں اور سکوں کی کولیکشن
حوصلہ افزائی:	محمد احمد	خیرپور	سانپ کی پٹاری
	محمد علی	کراچی	پھولوں کی ٹوکری

خصوصی انعامات

1- منور احمد، جناح ٹاؤن کوئٹہ۔ 2- محمد بشیر محمود، خیبر پشاور۔ 3- انعام ربانی، سبزہ زار لاہور۔ 4- ندیم احمد، سانگھڑ شہر۔
5- ہدایت اللہ، لودھراں شہر۔ 6- فاروق احمد، بدوملہی ضلع نارووال۔ 7- طارق حیات، سلانوالی ضلع سرگودھا
8- شمس الرحمٰن، ڈیرہ غازیخان۔ 9- صابر حسین، محمود آباد ضلع جہلم۔ 10- فہیم احمد، 327-HR ضلع بہاولنگر
11- منیر احمد، اوکاڑہ شہر۔ 12- اعجاز احمد، قائد ضلع سیالکوٹ

اوّل ضلع: تمام شعبہ جات میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر **ضلع کراچی** اوّل قرار پایا اور ٹرافی کا حقدار ٹھہرا۔

☆☆☆

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Saltless
Salt Alternative

اگر آپ کو ہائی بلڈ پریشر ہے اور ڈاکٹر نے آپ کو عام نمک کم استعمال کرنے کی ہدائیت کی ہے۔

جی ہاں! اب آپ بھی استعمال کر سکتے ہیں سالٹ لیس

عام نمک جیسا ذائقہ
کم سوڈیم کے ساتھ

بھرپور زندگی کا مزہ
سالٹ لیس کے ساتھ
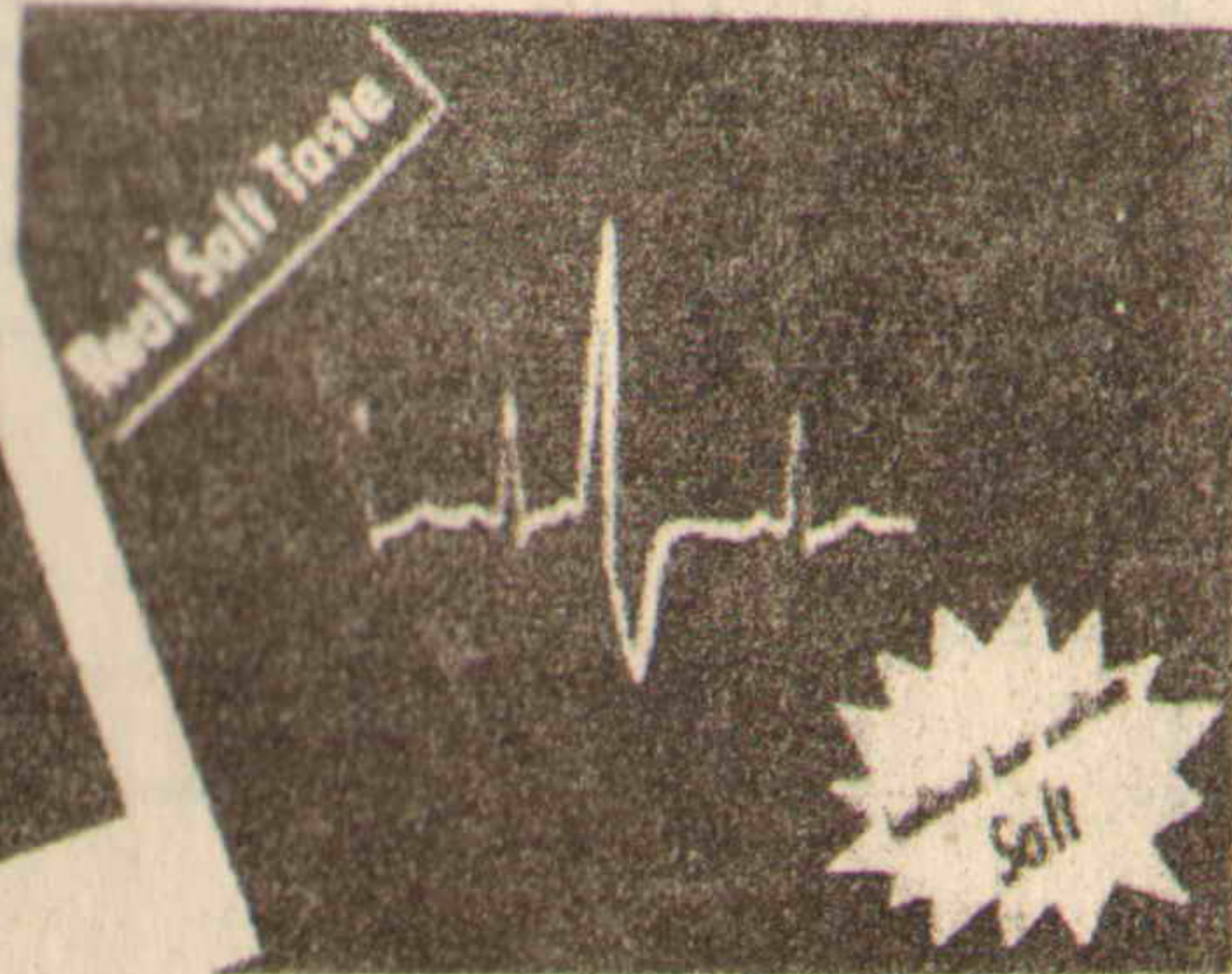
مائدہ فوڈ پروڈکٹس

57/62 کیتنگ روڈ، صدر، راولپنڈی۔

فون: 5522105 فیکس: 5518162

ای میل: maidafoods@hotmail.com

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"کیوریٹو میڈیسن کمپنی" گذشتہ 40 سال سے مختلف امراض کے لئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید اور زود اثر ہومیو پیتھک مرکبات (Homoeo. Specifics) تیار کر رہی ہے مثلاً ذہنی اور اعصابی امراض کیلئے ادویات، نظام تنفس اور دل کے لئے ادویات، آنکھ، کان، ناک اور نظام ہضم کیلئے ادویات، مردانہ اور زنانہ امراض کیلئے ادویات، چھوٹے قد اور جسمانی کمزوری کے لئے ادویات وغیرہ (یہ ادویات اور ان کا تفصیلی لٹریچر کسی بھی ہومیو پیتھک سٹور یا ہم سے خط لکھ کر حاصل کریں)

CURATIVE MED. CO. INT'L
RABWAH PAKISTAN

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

Tel. Head Off: (04524) 213156, Clinic: (04524) 214606 Sales: (04524) 214576, Fax: (92-4524) 212299. Telegra:"CURATIVE".

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Save your appliances

UNIVERSAL STABILIZERS

Peace is the need of the day
UNIVERSAL stabilizer provides it
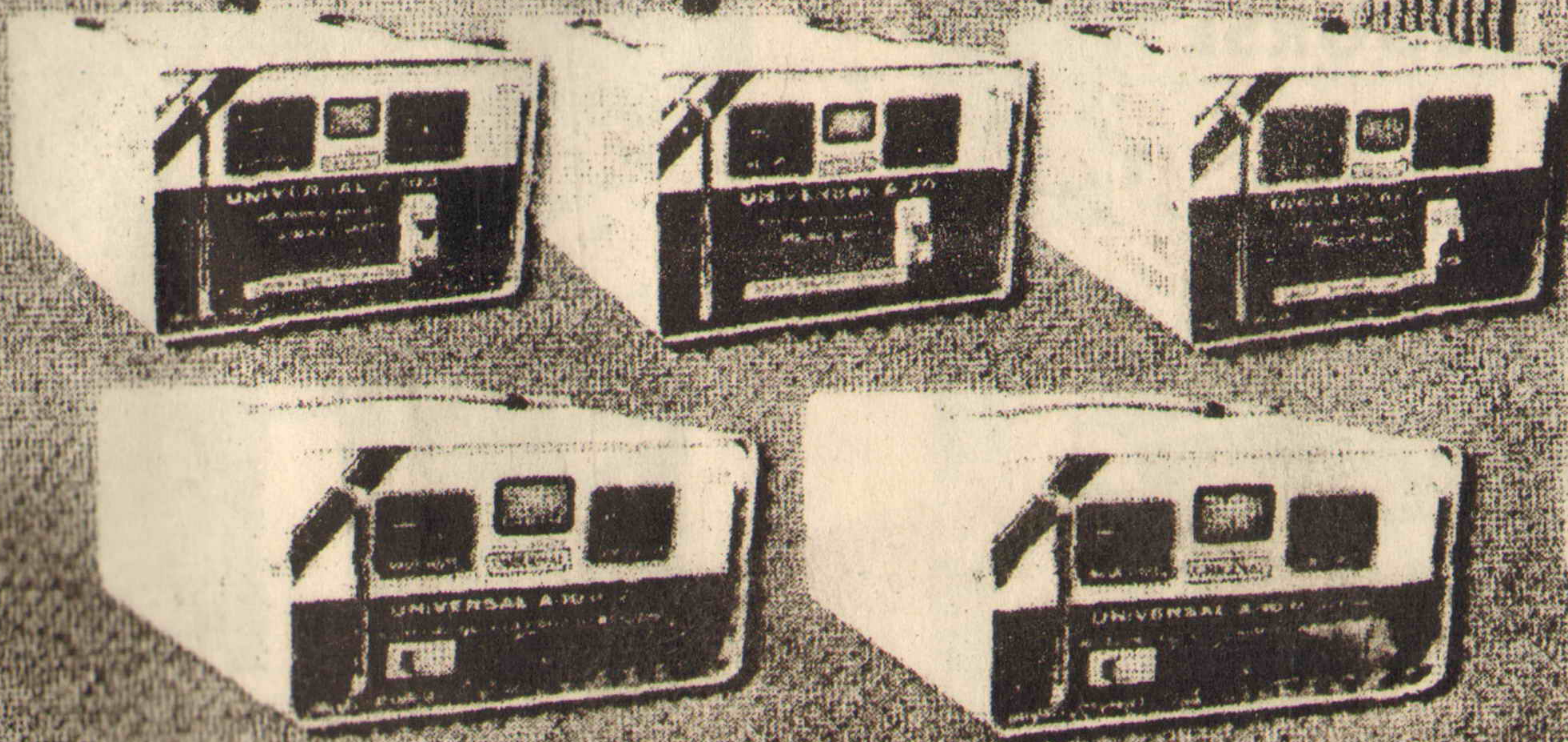
Voltage Stabilizers/regulators for refrigerator, freezer
computer, fax, dish antenna, photocopier
air conditioner, and home appliances
(Also available in time delay and auto cutoff models)

UNIVERSAL APPLIANCES
PAKISTAN

Ⓓ Regd:6439 Ⓡ TM Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046

Dealer: Hassan Traders Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

محبت سب کے لئے ۔ نفرت کسی سے نہیں

تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں قیادت ضلع کی طرف

سے محبت بھرا سلام قبول ہو

دعاگو

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ

قیادت ضلع سرگودھا

ہر قسم کی بیڈشیٹ پردہ کلاتھ بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

دوکان نمبر C-343 موتی بازار راولپنڈی

پروپرائٹر: رانا صلاح الدین

Ph: 57710078

ALL Electronics

REPAIR SERVICES

M. Ishfaq Butt

Please Visit for Repair of Cordless.
Telephone, Mobile Phone & Fax Connector

57-Al Faisal Market
Liaquat Road, Rawalpindi

Ph:5536393-5532930

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Ph: 5533509

MUSLIM AUTOS

Deals in New & Used Motorcycles
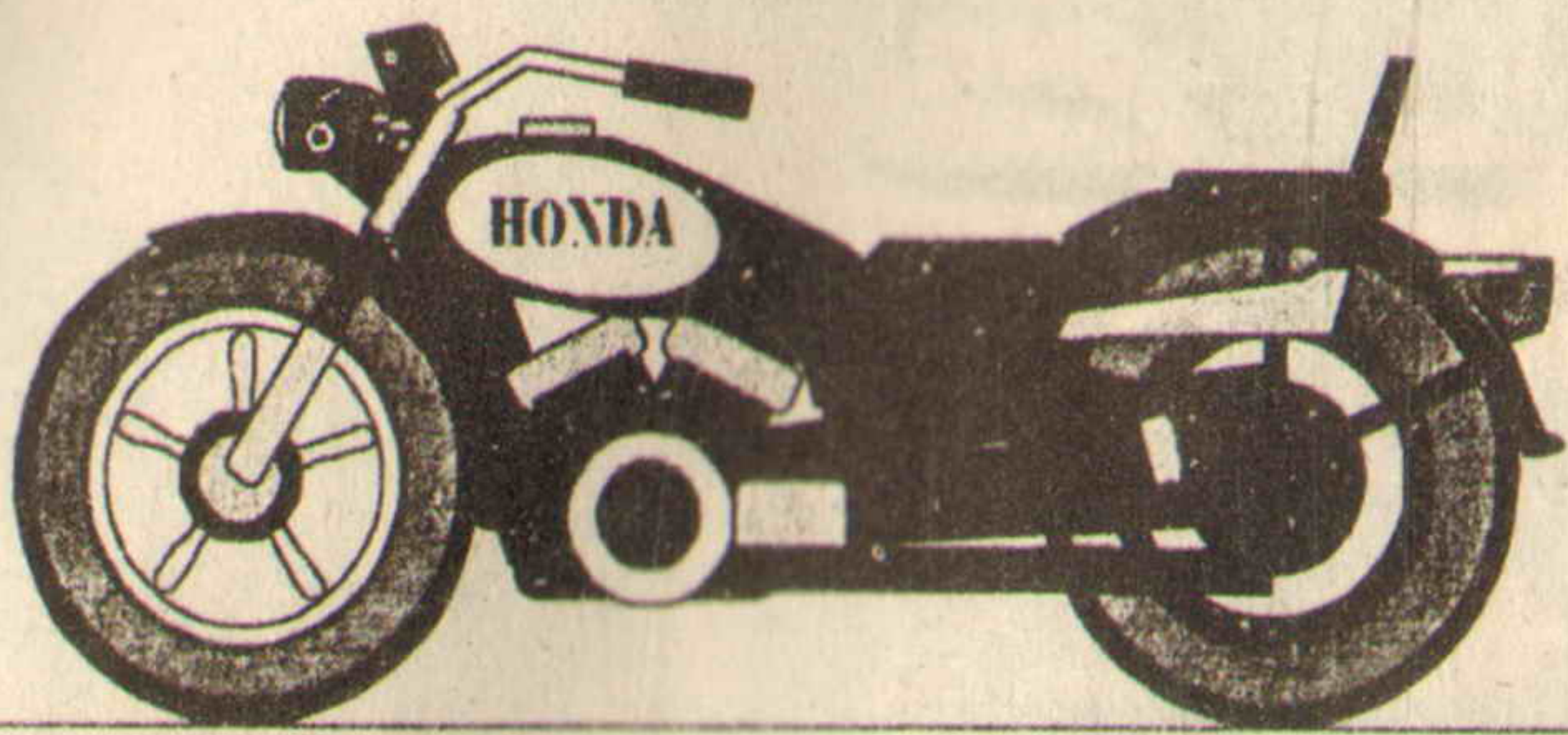
N-167. Circular Road
Rawalpindi

ہم عالمی بیعت کے کامیاب

انعقاد پر مبارکباد پیش

کرتے ہیں

دعا گو

قیادت مجلس خدام الاحمدیہ

ضلع لودھراں

6فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

فرج، فریزر، واشنگ مشین، گیزر، ائر کنڈیشنر، سپلیٹ، ٹیپ

ریکارڈر، TV، وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔

رابطہ-انعام اللہ

1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ

گراؤنڈ لاہور

Ph-7231680-7231681-7223204-7353105

جماعت احمدیہ عالمگیر کی

ترقی کے لئے دعا گو ہیں

دعا گو

قائد و اراکین عاملہ مجالس خدام الاحمدیہ

ضلع قصور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماڈرن سٹیل ڈیکوریٹر ورکس

کالج روڈ ربوہ

جدید طرز کے ڈیزائنوں میں گیٹ، گرل، شٹر گیٹ، قینچی گیٹ و کھڑکی پائپ، المونیم کی کھڑکی وغیرہ کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

(گیج وزن اور پائیداری کی گارنٹی)

پروپرائٹر: ظہیر احمد ندیم

فون دوکان: 04524-214437

چوہدری الیکٹرک سٹور

ہاؤس وائرنگ کا مکمل سامان نیز امپورٹڈ فٹنگ دستیاب ہے۔
ڈیلر:۔فلپس، پاک فین، کراؤن کیبل، ایس اینڈ اے سوئچ، سرکٹ بریکر، ارتھ لیکج، فینسی لائیٹ، ڈور فون (کوریا)، ڈور لاک (اٹلی)

پروپرائٹر

سلطان احمد محمود اینڈ برادرز

کالج روڈ ربوہ

فون نمبر دکان: 04524-213437

We Lead In Tenting

ہر طرح کی تقریبات کیلئے جدت سے آراستہ بازار سے بارعائت

ٹینٹ سروس
اینڈ
کیٹرنگ
گولبازار ربوہ

فون: گھر..... 212758
آفس..... 212658
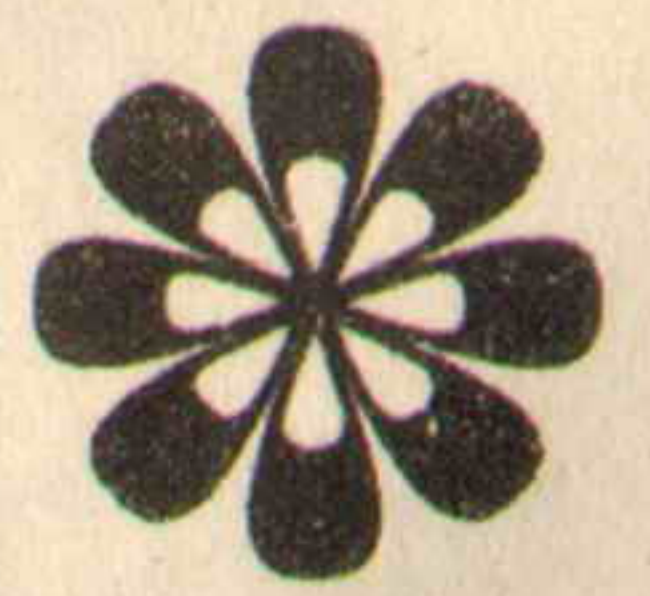
پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں

☆ کھانا بھی سٹائل بھی ☆ ٹینٹ بھی جدت بھی
☆ خدمت بھی معیار بھی ☆ کم خرچ بھی پروقار بھی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں
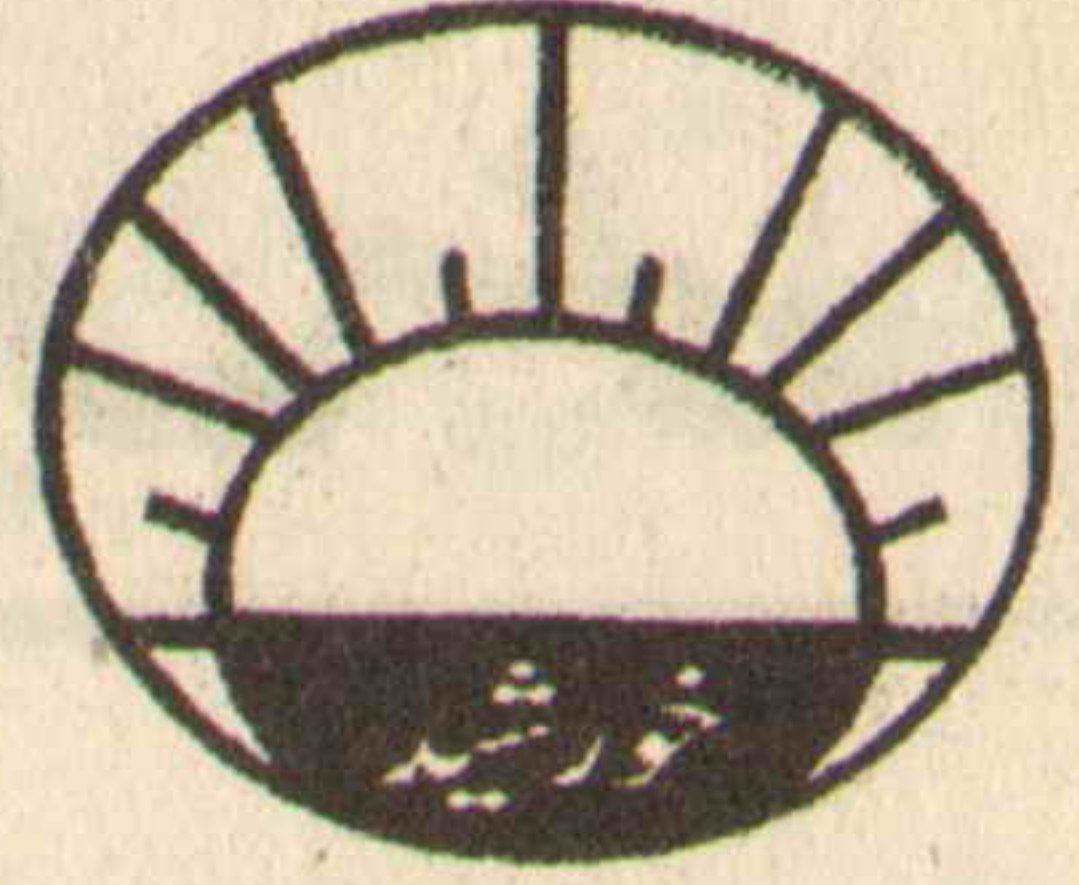
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ

قائم شدہ 1958ء

مجربات خصوصی

اکسیر معدہ: قریباً سترہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ہاضمے کا بہترین چورن
قند شفاء: جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر نزلہ زکام و خراش گلو کیلئے
سفوف مفرح: قلب و روح کی تقویت کیلئے بہترین دوا
حب مسان: بچوں کے سوکھا پن، لاغری اور دستوں کیلئے
سفوف فشار: ہائی بلڈ پریشر مؤثر طور پر
حب فشار: کنٹرول کرتا ہے

حب سعال: کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے (چوسنے والی گولیاں)
اکسیر نونہال: بچوں کے معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے
چونڈی: بچوں کے گرمی دستوں اور خصوصاً دانت نکالنے کے وقت بہت مفید ہے
سفوف مہزل: موٹاپا کنٹرول کرنے کی بہترین دوا
بواسیر کورس: برسوں کی تجربہ شدہ دوا ہے۔
شربت جگر نامی: ہیپاٹائٹس B.C اور یرقان کی ہر قسم میں مفید ہے

خواتین کیلئے مخصوص دوائیں

نور نظر: اولاد نرینہ کیلئے مشہور عالم گولیاں
حب امید: معین حمل گولیاں
نور ابٹن: بہترین روایتی ابٹن جو آپ کے حسن کو چار چاند لگائے
شبابی: ہربل بریسٹ روغن
خورشید ہیر آئل: دماغ کو قوت و تسکین دیتا ہے، بالوں کو گرنے سے روکتا اور دراز کرتا ہے

تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کا کامیاب علاج
سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کیلئے
نور کاجل: آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے صرف نیلے رنگ والی خوبصورت ڈبی طلب کریں۔
نور آملہ: بالوں کی سکری، خشکی دور کر کے چمک پیدا کرتا ہے۔

مردوں کیلئے مخصوص دوائیں

سفوف بتولہ: رقعت و سرعت دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے اور غدود منی کی پرورش کرتا ہے
سفوف مقوی: بے اولاد اور کمزور مردوں کیلئے رحمت خداوندی ہے۔
سفوف تالمکھانہ: کثرت احتلام اور حدت منی دور کرنے کیلئے مفید ہے۔
کیپسول روح شباب: یہ دوا جوانی کی اُمنگوں کو بڑھاتی اور شباب رفتہ واپس لاتی ہے۔
امساکین: بہترین ممسک اور مقوی گولیاں۔
زد جام عشق خاص: قوت امساک کے لئے مشہور عالم گولیاں

فون 04524-211538

فیکس 04524-212938

مرض اٹھرا خصوصاً اور دیگر تمام امراض کا بفضلہ تعالیٰ شافی علاج کیا جاتا ہے۔ تفصیل کیلئے کتابچہ طلب کریں۔

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

JEWELLERY THAT STANDS OUT. Stylish, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market , Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi,
Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton.
Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174

Monthly

KHALID

C. Nagar

Editor:
IsfandYar Muneeb

October 2002
Regd. CPL # 139

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اختتامی تقریب کی جھلکیاں